انوار خطابت

برائے ربیع الاول

حصۂ سوم

...... تالیف ......

مفتی حافظ سید ضیاء الدین نقشبندی قادری

شیخ الفقہ جامعہ نظامیہ و بانی ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر

...... ناشر ......

ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر، مصری گنج حیدرآباد، الہند

ph.no:04024469996(6:30 to 10:30 pm)

Website: www.ziaislamic.com

Email:zia.islamic@yahoo.co.in

...... جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں ......

نام کتاب : انوار خطابت، برائے ربیع الاول

تالیف : مفتی حافظ سید ضیاء الدین نقشبندی قادری، شیخ الفقہ جامعہ نظامیہ و بانی ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر

طبع اول : ربیع الاول 1432ھ م فبروری 2011ء

تعداد اشاعت : دو ہزار (2000)

قیمت : 35 روپے

ناشر : ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر، مصری گنج، حیدرآباد دکن

کمپوزنگ : ابوالبرکات کمپیوٹر سنٹر، مصری گنج، حیدرآباد دکن فون نمبر: 040-24469996

تزئین و کتابت : محمد عبدالقدیر قادری

پروف ریڈنگ : مولانا حافظ محمد خالد علی قادری، مولانا حافظ سلمان سہروردی

ملنے کے پتے :
- جامعہ نظامیہ حیدرآباد دکن
- ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر، حیدرآباد
- دکن ٹریڈرس، مغل پورہ، حیدرآباد
- منہاج القرآن مغل پورہ حیدرآباد
- عرشی کتاب گھر، میر عالم منڈی، حیدرآباد
- ہدیٰ بک ڈسٹری بیوٹرس، پرانی حویلی، حیدرآباد
- مکتبہ رفاہ عام، گلبرگہ شریف
- ہاشمی محبوب کتب خانہ تعظیم ترک مسجد، بیجاپور
- دیگر تاجران کتب، شہر و مضافات

فہرست

بعثت خیر الانام کا آفاقی پیغام

بعثت سے پہلے کے حالات 4
بعثت مصطفیٰ کی عالمگیریت 6
عفوو رحمت کی عظیم مثال 8
سختیاں ختم کر دی گئیں 9
طوق غلامی سے آزادی 10
ظلم کی جکڑ بندیوں سے رہائی 11
شیر خوارگی میں پیغام عدل 12
صداقت کا پیغام 13
خصائل حمیدہ کے ذریعہ عملی پیغام 14
مصیبت زدہ افراد کی مدد کا پیغام 14
رحمت و شفقت سے پیش آنے کی تاکید 16

ولادت باسعادت، خصائص و امتیازات

نور اقدس کی شکم مبارک میں جلوہ گری 23
ولادت شہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم 26
ولادت باسعادت کے لئے ماہ ربیع کا انتخاب 27
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کی امتیازی شان 28
حضور صلی اللہ علیہ وسلم طیب وطاہر پیدا ہوئے 29
بوقت ولادت عجائب کا ظہور، خانۂ کعبہ تین دن تک جھومتا رہا 30
بوقت ولادت عجائب کا ظہور، سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان 33
ولادت باسعادت کی خوشی میں تین جھنڈے نصب کئے گئے 34
ذکر ولادت، بزبان تاجدار ختم نبوت 37

سرکار کی ولادت پر خوشی منانا فطری تقاضہ 38

جسم اطہر کی اعجازی شان

حسن وجمال 44
سراپائے اقدس 45
بدن مبارک کی اعجازی شان 47
رُخِ انور 48
موئے مبارک وریش مبارک 49
نگاہ مقدس 51
سماعت مبارک 51
دہن مبارک وزبان مبارک 51
لعاب دہن مبارک 52
دست اقدس 52
قدم مبارک 54

انسانی حقوق کا عالمی منشور

خطبۂ حجۃ الوداع 52
بین الاقوامی اسلامی نظام کا اعلان 58
جان ومال کی حفاظت کے حق کا اعلان 60
اسلام کے معاشی نظام کی حکمت 61
حق مساوات کا اعلان 61
خواتین کے حقوق کا اعلان 62
دہشت گردی کا خاتمہ اور بقائے باہمی کا اعلان 62
غلاموں کے حقوق 63

خطبۂ ثانیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعثت خیرالانام کا آفاقی پیغام......

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ، وَعَلٰی آلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ، وَاَصْحَابِهِ الْاَكْرَمِیْنَ اَجْمَعِیْنَ، وَعَلٰی مَنْ اَحَبَّهُمْ وَتَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ.

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَی الْمُؤْمِنِینَ إِذْ بَعَثَ فِیهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ. صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْم

برادران اسلام! خطبہ کے بعد جس آیت کریمہ کی تلاوت کی گئی اس کا ترجمہ یہ ہے: یقیناً اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر بڑا احسان فرمایا کہ ان کے درمیان ان ہی میں سے ایک عظمت والے رسول کو مبعوث فرمایا، جو ان پر اس کی آیتیں تلاوت فرماتے ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتے ہیں، بلاشبہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔(سورۃ ال عمران۔164)

بعثت سے پہلے کے حالات

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات گرامی ساری انسانیت کے حق میں نعمت عظمی ہے، آپ کی بعثت سے قبل جاہلیت کا دور دورہ تھا، جزیرۂ عرب کے بشمول ساری دنیا جہالت کی

تاریکیوں میں گھری ہوئی تھی، لوگ بداعتقادی، توہم پرستی اور کفر وشرک کے دلدل میں پھنسے ہوئے تھے، فحاشی وبے حیائی میں ملوث تھے، ظلم وزیادتی اور حق تلفی عام تھی، سودخوری اور جوابازی کا بازار گرم تھا، برسرعام مئے نوشی وخون ریزی کی جاتی تھی، لوگوں کے درمیان محبت والفت کے تعلقات نہیں ہوا کرتے تھے بلکہ عداوت ودشمنی، بغض وعناد ان کے مابین عام تھا، ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ سے مخالفت رکھتا تھا، ایک خاندان دوسرے خاندان کو ناپسند کرتا تھا، نفرت ومخالفت کی وجہ سے دو قبیلوں کے درمیان لڑائی اور جنگ کی نوبت آتی، ہر دو قبیلے اپنے حلیف قبائل سے تعاون لیتے تاکہ دوسرے قبیلہ کو تباہ وتاراج کردیں، اس طرح متعدد قبائل کے درمیان معرکہ آرائی ہوتی، وہ اپنی مکمل طاقت، صرف اس مہم میں خرچ کرتے کہ کسی طرح مقابل والے قبیلہ کے افراد کی خونریزی کریں اور اس قبیلہ کا نام ونشان صفحۂ ہستی سے مٹادیں، ایک چھوٹی سے بات پر "اوس وخزرج" کے درمیان تکرار ہوئی اور تکرار کی یہ حالت جنگ میں تبدیل ہوگئی، اوس وخزرج کے درمیان چھڑی یہ جنگ ایک سوبیس (120) سال تک جاری رہی۔

اس دہشت ناک ماحول میں انسانی جان کیسے محفوظ رہ سکتی تھی؟ جان کی ارزانی کا یہ عالم ہے تو مال کی تباہی وبربادی کا کیا پوچھنا؟ دلوں میں شدت وسختی تھی، تعلقات میں کشیدگی تھی، خودغرضی، دھوکہ دہی، غرور وتکبر کو لوگ اپنی شان سمجھتے تھے، انسانیت سسک سسک کر دم توڑ رہی تھی، ایسے نازک وقت میں بھٹکتی ہوئی انسانیت کو راہ راست پر لانے کے لئے، کفر وشرک کی ظلمتوں سے نکال کر ایمان واسلام کے انوار سے منور کرنے اور جہالت وناخواندگی کو مٹاکر دولت علم سے مالامال کرنے کے لئے اللہ تعالی نے محسن انسانیت، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ختم نبوت کی خلعت فاخرہ پہنا کر تمام مخلوق کی طرف بھیجا، رحمت عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تشریف آوری کیا ہوئی، کائنات پر رحمت سایہ فگن ہوگئی، انسانیت کو قرار حاصل ہوا، فساد وبدامنی کی جگہ امن وسلامتی آگئی، قَسْوَتِ قلبی کی جگہ شفقت ونرمی آگئی، تعلقات میں کشیدگی کی جگہ دلوں کی کشادگی نے لے لی، خودغرضی ودھوکہ دہی کی جگہ اخلاص وللّٰہیت نے اختیار کی، غرور وتکبر کی جگہ فروتنی وانکساری نے حاصل کرلی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بکھرے ہوئے معاشرہ کی شیرازہ بندی کی، سماج کے انتشار وپراگندگی کو اتحاد واتفاق سے بدل دیا، جہالت کی

تاریکیوں میں حیراں وسرگرداں دنیا کو علم ومعرفت کی روشنی عطا فرمائی، سسکتی ہوئی انسانیت کو زندگی سے آشنا کردیا، معلم کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بتلایا کہ تمہاری طاقت وقوت خونریزی اور غارت گیری کے لئے نہیں، بلکہ فتنہ وفساد کا سد باب کرکے امن قائم کرنے کے لئے ہے، تمہاری کدّ وکاوش اختلاف کے لئے نہیں، یکجہتی کے لئے ہو، تمہاری کوشش خودغرضی ودھوکہ دہی کے لئے نہیں، ایثار وقربانی کے لئے ہو، تمہارا وجود ظلم وزیادتی کرنے کے لئے نہیں بلکہ باطل کی سرکوبی اور حق کی سربلندی کے لئے ہے۔

بعثت مصطفیٰ کی عالمگیریت

برادران اسلام! حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی رسالت میں اللہ تعالی نے عالمگیریت وآفاقیت رکھی ہے، آپ کسی خاص قوم وملک کے لئے نہیں بلکہ ساری مخلوق کے لئے ہادی ورہبر ہیں، ارشاد الہی ہے: **تَبَارَکَ الَّذِی نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَی عَبْدِہِ لِیَکُونَ لِلْعٰلَمِینَ نَذِیرًا .**

ترجمہ: بڑی بابرکت ہے وہ ذات! جس نے فیصلہ والی کتاب (قرآن کریم) اپنے بندۂ خاص (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم) پرنازل فرمائی، تاکہ وہ تمام جہاں والوں کوڈرانے والے ہوں۔

(سورۃ الفرقان:1)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بعثت کا پیام ہمہ جہت ہے، آپ کا پیام ہر طبقہ اور گروہ کے لئے راحت رساں اور فیض بخش ہے، آپ کی بعثت کے بعد معبودان باطلہ کی پرستش کرنے والے، معبود برحق "خدائے واحد" کی عبادت کرنے لگے، آپ نے انسانی اقدار کا تحفظ فرمایا، کمزور وناتواں افراد کو ان کے حقوق دلائے، غلامی وظلم کی بیڑیوں میں قید رہنے والی انسانیت کو رہائی اور آزادانہ زندگی گزارنے کا حق دیا، اخلاق سوز حرکت کرنے والوں کو پاکیزہ اخلاق اور بلند کردار کا حامل بنایا، آپ نے دہشت وبربریت کے ماحول کو ختم کرکے امن وسلامتی، صلح وآشتی کی فضا عام فرمائی، جنہوں نے آپ کی راہ میں

کانٹے بچھائے آپ نے ان کے حق میں بھی ہدایت کی دعا فرمائی، جنگ وجدال، خون ریزی وفساد کی عادی قوم کو محبت واخوت کا ایسا درس دیا کہ سخت دشمن بھی آپس میں بھائی بھائی ہوگئے، آپ کے اس احسان عظیم کا تذکرہ سورۂ آل عمران کی آیت نمبر 103 میں اس طرح کیا گیا، ارشاد الہی ہے:

وَاذْکُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَیْکُمْ إِذْ کُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَیْنَ قُلُوبِکُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَکُنتُمْ عَلَی شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَکُمْ مِنْهَا.

اورتم اللہ تعالی کی نعمت کو یاد کرو؛ جو (محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں) اس نے تم پرفرمائی ہے! جب کہ تم دشمن تھے، تو اس نے تمہارے قلوب میں الفت ڈال دی، اورتم اس کی اس نعمت کی برکت سے آپس میں بھائی بھائی ہوگئے، اورتم لوگ دوزخ کے گڑھے کے کنارہ پر تھے، تو اس نے تمہیں وہاں سے نکالا۔

(سورۂ آل عمران:103)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اعلان نبوت سے قبل چالیس سال مکہ مکرمہ میں گزارے، آپ کی یہ بابرکت زندگی، آپ کے اخلاق کی پاکیزگی، معاملات کی صفائی، کردار کی بلندی اور آپ کی حق پسندی وحق گوئی کو دیکھ کر اغیار بھی آپ کو صادق وامین تسلیم کیا کرتے۔

اسی لئے اللہ تعالی نے آپ کے وجود باجود کو نعمت کبری اور آپ کی بعثت کو احسان عظیم قرار دیا، ارشاد الہی ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَی الْمُؤْمِنِینَ إِذْ بَعَثَ فِیهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ یَتْلُو عَلَیْهِمْ آیَاتِهِ وَیُزَکِّیهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَةَ وَإِنْ کَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِی ضَلَالٍ مُبِینٍ .

ترجمہ: یقیناً اللہ تعالی نے اہل ایمان پر بڑا احسان فرمایا کہ ان کے درمیان انہی میں سے ایک باعظمت رسول کو مبعوث فرمایا، جو ان پر اس کی آیتیں تلاوت فرماتے ہیں اور انہیں پاک وصاف کرتے ہیں اور انہیں کتاب وحکمت کا علم عطا فرماتے ہیں، حالانکہ وہ (آپ کی آمد سے) قبل کھلی گمراہی تھے۔

(سورۃ ال عمران:164)

عفوو رحمت کی عظیم مثال

برادران اسلام! کفار مکہ جو اعلانِ نبوت سے لے کر ہجرت تک اور ہجرت مدینہ سے صلح حدیبیہ تک حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو طرح طرح کی اذیتیں پہنچاتے رہے، ایذا رسانی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا، انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کی بارہا ناپاک سازشیں کیں، قبائل عرب کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکایا۔ فتح مکہ کے وقت ایسے جانی دشمنوں اور خون کے پیاسوں کے حق میں رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے رحمت والفت سے لبریز فرمان عالیشان جاری فرمایا:

قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ..اذْهَبُوا فَأَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ. آج تم سے کوئی باز پرس نہیں، جاؤ تم لوگ آزاد ہو۔

(سبل الهدى والرشاد، ج5ص242)

اور عام اعلان فرمایا کہ

اَلْيَوْمُ يَوْمُ الْمَرْحَمَةِ. آج تو رحمت ومہربانی فرمانے کا دن ہے۔

(جامع الأحاديث، مسند عبد الله بن عباس رضى الله عنهما .حديث نمبر38481)

برادران اسلام! جب سلطنت کی باگ ڈور ہاتھ میں آتی ہے تو انسان ظلم وانصاف کا فرق بھول جاتا ہے، دنیا کی جتنی سوپر پاور مملکتیں گزری ہیں، انہوں نے اپنی فتح کا جشن مظلوم افراد کا خون بہا کر منایا ہے، دنیا میں جب بڑی بڑی فتوحات ہوئیں تو فتح کے بعد مفتوحہ علاقہ میں خون کی ندیاں بہائی گئیں۔ تاتاری قوم جب پوری قوت کے ساتھ بغداد میں داخل ہوئی تو انہوں نے سارے شہر کو تہس نہس کر دیا، انسانی خون کا سمندر بہا دیا۔ صلیبیوں نے جب ملک شام پر غلبہ واقتدار حاصل کیا تو خون کی ندیاں رواں کر دیں، اس وقت مسجد اقصیٰ میں گھوڑوں کے گھٹنے انسانی خون میں ڈوبے ہوئے تھے، ہزاروں مسلمانوں کا قتل عام ہوا۔ دنیا نے

صلیبیوں کا یہ اقتدار دیکھا، جہاں انسانی خون کی ندیاں بہتی ہیں، انسانیت سسک سسک کر دم توڑتی ہے، فتح مکہ کے موقع پر نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے تمام بادشاہوں، سربراہانِ مملکت اور ارباب سلطنت کے لئے عظیم مثال قائم فرمائی۔ اقتدار حاصل کرنے والوں کو ایک آفاقی پیام دیا، فتح مکہ جیسا عظیم کارنامہ ہوا، جانی دشمنوں اور خون کے پیاسوں کو اپنے زیر اقتدار ملاحظہ فرمایا، چاہتے تو تمام کافروں کو قتل کیا جاسکتا تھا، لیکن آپ نے ارشاد فرمایا: آج تم پر کوئی دارو گیر نہیں، تم لوگ آزاد ہو، پرامن رہو۔

حضرات! دنیا فکری، عملی اور اخلاقی اعتبار سے تاریکیوں میں ڈوبی ہوئی تھی، اندھیریوں میں کھوگئی تھی، رب العالمین نے اپنے حبیب کریم، آفتاب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو جلوہ گر فرمایا، جن کی کرنوں سے اقطاعِ عالم کو روشن کر دیا گیا جس نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے سارے عالم کو امن وسلامتی کا پیغام دیا، جس نبی عالی وقار نے انسانیت کو درس حیات دیا، جس معلم کائنات نے مخلوق کو ان کے حقوق عطا کئے اور خالق کا عرفان عطا کیا اس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقصد بعثت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

الر كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَى صِرَاطِ الْعَزِيزِ.

الف، لام، را، یہ عظیم کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف نازل کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کو تاریکیوں سے نکال کر نور کی جانب لے آئیں، ان کے رب کے حکم سے اس کی راہ کی طرف لائیں جو غلبہ والا سب خوبیوں والا ہے۔

(سورة ابراهيم ـ آيت 1)

سختیاں ختم کردی گئیں

حضرات! گزشتہ امتوں کے ذمہ گراں بار احکام تھے، سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد مبارک کے سبب انہیں اُٹھالیا گیا، گزشتہ شریعت کے احکام میں جو سختیاں تھیں

وہ برخاست کردی گئیں، چنانچہ یہود کے پاس ہفتہ کے دن ہر قسم کا دنیوی کام کرنا ممنوع تھا؛ یہ ممانعت ختم کردی گئی، کپڑا ناپاک ہوجائے تو اُسے کاٹ کر علیٰحدہ کرنا ضروری تھا؛ اب شریعت محمدیہ علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام میں ہفتہ کے دن دنیوی کام کرنا ممنوع نہیں، کپڑے کو دھونے سے پاکی حاصل ہوجاتی ہے، پہلے مالِ غنیمت کا استعمال حرام تھا؛ اب اُس کی حرمت ختم کردی گئی، عبادت کے لئے مخصوص مقام پر حاضر ہونا لازمی تھا؛ اب ساری زمین کو جائے عبادت اور سجدہ گاہ بنادیا گیا، پاکی حاصل کرنے کے لئے پانی کے استعمال کے علاوہ کوئی اور طریقہ نہ تھا؛ اب شرعی عذر کی بنا مٹی سے پاکی حاصل کرنے کی اجازت دی گئی، ماہواری میں عورت پر بہت ساری پابندیاں عائد تھیں؛ ازدواجی تعلق کے سوا باقی تمام تعلقات کو جائز ومباح قرار دیا گیا، اُس کے ساتھ خورد ونوش، نشست وبرخواست وغیرہ تعلقات ممنوع نہ رہے۔

اور اس طرح کی تمام مشقتوں کو بعثت کی برکت سے دور کردیا گیا اور انہیں یسر وسہولت' راحت وسکون پر مبنی احکام عطا کردئے گئے اور یہ سب رحمۃ للعالمین کی جلوہ گری کی برکت اور آپ ہی کا فیضان ہے، جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْاَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ .

ترجمہ: اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن سے ان کا وہ بوجھ جو ان پر لدا ہوا ہے اتارتے ہیں اور وہ زنجیریں توڑ دیتے ہیں' جن میں وہ جکڑے ہوئے تھے۔

(سورۃ الاعراف۔157)

طوقِ غلامی سے آزادی

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد نے سختیوں کو آسانیوں سے، صعوبتوں کو سہولتوں سے بدل دیا، محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری کیا ہوئی، غلامی کی

بیڑیاں توڑ دی گئیں، قید وبند کی زنجیریں کھولدی گئیں۔

چنانچہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی جیسے ہی دنیا میں آمد ہوئی، حضرت ثویبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آزادی مل گئی، (صحیح البخاری، ج2ص،764، عمدۃ القاری، کتاب النکاح، باب من مال لارضاع بعد حولین ، ج 4ص،45) خدا نے بتایا کہ یہ وہ حبیب ہیں جو انسانیت کو طوقِ غلامی سے آزاد فرمانے والے ہیں۔

ظلم کی جکڑ بندیوں سے رہائی

برادران اسلام! یہ وہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں جو انسانی معاشرہ کو ظلم کی جکڑ بندیوں سے نکالنے والے ہیں، انسانی افکار کو تعصب وجانبداری کی گرفت سے رہا کرنے والے ہیں اور ان کے محدود تعلقات کو بین الاقوامی وسعت دینے والے ہیں، جیسا کہ سنن ابوداود کی یہ روایت ناطق حق ہے، ارشاد نبوی ہے:

أَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهَدًا أَوِ انْتَقَصَهُ أَوْ كَلَّفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ أَوْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيبِ نَفْسٍ فَأَنَا حَجِيجُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

ترجمہ: خبردار! جس شخص نے کسی صاحب معاہدہ غیر مسلم اقلیتی فرد پر ظلم کیا یا اس کا حق چھین لیا یا اسے اس کی طاقت سے زیادہ ذمہ داری دی یا اس کی خوشدلی کے بغیر اس کی کوئی چیز لے لی تو میں قیامت کے دن اس زیادتی کرنے والے کے خلاف مقدمہ پیش کروں گا۔

(سنن ابی داود، کتاب الخراج ،باب فی تعشیر أهل الذمة إذا اختلفوا بالتجارات .حدیث نمبر3054)

حبیب کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کیسا پیارا نظام عطا فرمایا ہے جس میں غیر مسلم شخص پر بھی ظلم روا نہیں رکھا گیا، اسلامی تعلیمات کا یہ وہ عظیم پہلو ہے کہ آدمی اگر تعصب کی عینک نکال کر حقیقت کو دیکھے تو ہمیشہ کے لئے اس نظام کو قبول کرلے۔

شیر خوارگی میں پیغام عدل

زمانۂ جاہلیت میں لوگ ایک دوسرے کے حقوق کو چھین لینا فخر سمجھتے تھے، کسی پر ظلم وزیادتی کرنا بلند ہمتی اور بہادری سمجھتے تھے، سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت عدل کا پیغام دیا، انصاف کی تعلیم دی اور حقوق کی ادائیگی کا عملی نمونہ ظاہر فرمایا، جبکہ آپ شیر خوارگی کے عالم میں تھے، حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں لے کر جب سیدھی جانب کا دودھ پیش کیا تو آپ نے نوش فرمایا، پھر جب بائیں جانب کا دودھ پیش کیا تو آپ نے نوش نہیں فرمایا، تب حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا سمجھ گئیں کہ آپ نے ان کے دوسرے صاحبزادہ حضرت عبداللہ کے لئے اس حصہ کو چھوڑ دیا ہے۔ کہتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی سیر ہوئے اور انکے صاحبزادے بھی سیراب ہوئے۔

(المواهب اللدنية مع حاشية الزرقاني ، ج1،ص269)

واعطيته ثديي الايمن ،فاقبل عليه بما شاء من لبن ،فحولته الى الايسر فابى،وكانت تلك حاله بعد. قال اهل العلم :الهمه الله تعالى ان له شريكا فالهمه العدل.قالت فروى وروى اخوه.

پھر حلیمہ وہ کہ جن کا خانداں تک سعد تھا   آئیں خدمت میں تو دیکھا ان کو شدنی مسکرا
داہنی جانب کا ان کے دودھ نوش جاں کیا   جانب چپ ان کے بچے کے لئے رکھے بچا
طفل بھی گر تھے تو دانش تھی طفیل اُن کی رسا
عدل واحسان وکرم تھے جلوہ گر صبح ومسا
(حضرت شیخ الاسلام بانی جامعہ نظامیہ علیہ الرحمہ)

حضرات! ملاحظہ فرمائیں کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے گہوارہ

میں رہ کر امت کو پیغامِ عدل دیا، شیر خوارگی کے مبارک دور ہی سے ادائی حقوق کا درس دیا اور خود عملی طور پر اس بات کو واضح کر دیا کہ اب تک تو حقوق پامال کئے جاتے تھے اور اب سبھوں کو ان کے حقوق عطا کرنے کا قانون عطا کر دیا جائیگا۔

صداقت کا پیغام

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثال زندگی، آپکی وفاشعاری اور آپ کی صداقت وامانت داری کے اغیار بھی قائل تھے، کیونکہ آپ ہمیشہ سچ ہی فرماتے ہیں، آپ کی گفتگو میں خلاف واقعہ کبھی کوئی بات نہیں ہوتی، آپ کی ذات اقدس سراپا صدق ہے مُستدرَک علی الصحیحین میں روایت ہے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں: ابوجہل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا:

قَدْ نَعْلَمُ يَا مُحَمَّدُ اَنَّکَ تَصِلُ الرَّحِمَ ، وَتَصْدُقُ الْحَدِيْثَ .

ترجمہ: اے محمد (مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم!) ہم یقینی طور پر جانتے ہیں کہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں اور سچ بات فرماتے ہیں۔

(المستدرك على الصحيحين للحاكم ، كتاب التفسير، تفسير سورة الأنعام، حديث نمبر3187)

برادران اسلام! رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کا معیار اور آپ کے اخلاق حمیدہ کا کمال اس قدر بلند تھا کہ کفار مکہ بھی اسے تسلیم کیا کرتے تھے، چنانچہ جب آپ نے صفا پہاڑ پر ٹہر کر قریش کو آواز دی، تو سب لوگ جمع ہو گئے، آپ نے ان سے سوال کیا:

اَرَاَيْتَكُمْ لَوْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ خَيْلاً بِالْوَادِي تُرِيدُ اَنْ تُغِيرَ عَلَيْكُمْ اَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ .قَالُوا نَعَمْ ، مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا .

ترجمہ: بتاؤ! اگر میں تمہیں اطلاع دوں کہ وادی کے پیچھے لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، کیا تم میری بات کی تصدیق کروگے؟ انہوں نے کہا: ہاں! ہم نے آپ کو ہمیشہ سچ کہتے ہوئے پایا۔

(صحيح البخاری ، كتاب التفسير،باب وانذر عشيرتك الاقربين ، حديث نمبر4770)

خصائلِ حمیدہ کے ذریعہ عملی پیغام

اسی طرح حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلی وحی کے نزول کے بعد جب امت کی فکر دامن گیر ہوئی تو ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے خصائل حمیدہ بیان کرتے ہوئے آپ کو ان کلمات سے تسلی دیں:

كَلَّا وَاللَّهِ مَا يُخْزِيكَ اللَّهُ اَبَدًا ، إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ ، وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ .

ترجمہ: ہرگز نہیں! اللہ تعالیٰ آپ کی شان بلند رکھے گا اور اپنی مدد کو نہیں روکے گا، آپ تو رشتہ داروں کے ساتھ بہتر سلوک کرتے ہیں، ناداروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں محتاجوں کے لئے کماتے ہیں، مہمان نوازی فرماتے ہیں اور مصیبتوں کے وقت لوگوں کے کام آتے ہیں۔

(صحيح البخاری ،باب بدء الوحی ، حديث نمبر3)

مصیبت زدہ افراد کی مدد کا پیغام

حضرات! دورِ جاہلیت میں اخلاقی انحطاط اپنی حد کو پہنچ چکا تھا، لوگوں میں رسہ کشی

اور کشمکش عام تھی، تکلیف وایذا رسانی ان کا شعار تھا، انتقام کا جذبہ انسانیت کی حدوں کو پار کر چکا تھا، ایسے وحشیانہ ماحول میں سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمدردی وغمگساری کی تعلیم دی، لوگوں کے دکھ درد میں ساتھ دینے کا درس دیا، جیسا کہ صحیح مسلم شریف میں حدیث مبارک ہے:

عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّم. مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ.

ترجمہ: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مومن سے دنیا کی مصیبتوں میں سے کسی ادنی مصیبت کو دور کرتا ہے تو اللہ تعالی اس شخص سے قیامت کی بڑی مصیبت کو دور فرمادیگا، اور جو شخص کسی تنگدست کے لئے سہولت فراہم کرے گا تو اللہ تعالی اس کے لئے دنیا وآخرت میں آسانی پیدا فرمادیگا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کے عیب کو چھپائے اللہ تعالی دنیا وآخرت میں اس کی ستر پوشی فرماتا ہے، اور اللہ تعالی بندہ کی خصوصی مدد فرماتا رہتا ہے جب تک کہ وہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔

(صحيح مسلم ، كتاب الذكر والدعاء والتوبة، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر ،حديث نمبر7028)

محسن انسانیت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بے سہاروں کو سہارا دینے کی تعلیم دی، بے کسوں کی مدد کرنے کی تربیت فرمائی اور بے نواؤں کی فریادرسی کی ترغیب دی اور عمل خیر انجام دینے والے کے لئے اجر وثواب کی بشارت سنائی، جیسا کہ صحیح بخاری وصحیح مسلم میں حدیث مبارک ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ. وَأَحْسِبُهُ قَالَ. وَكَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ. وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ.

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیوہ خاتون اور مسکین محتاج کو راحت پہونچانے کے لئے کوشش کرنے والا راہ خدا میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے، روای کہتے ہیں: میں سمجھتا ہوں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: وہ شخص اس شب بیدار کی طرح ہے جو کبھی تھکتا نہیں، اور اس روزہ دار کی طرح ہے جو مسلسل روزے رکھتا ہے۔

(صحیح البخاری، باب الساعی علی المسکین، حدیث نمبر 6007۔صحیح مسلم، باب الإحسان إلى الارملة والمسكين واليتيم، حديث نمبر2982)

رحمت وشفقت سے پیش آنے کی تاکید

حضرات! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل جو سنگ دل افراد تھے جن میں شفقت ومہربانی کا نام ونشان نہ تھا، رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں باہم شفقت ومہربانی کرنے کی رغبت دلائی، اور رحمت ومودت پر اُبھارا، جیسا کہ جامع ترمذی اور سنن ابوداود میں حدیث پاک ہے:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمُكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ.

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے ساتھ رحمدلی سے پیش آنے والوں پر خدائے رحمٰن مہربانی فرماتا ہے، زمین پر رہنے والوں پر رحم کرو! آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا۔

(جامع الترمذی ، ابواب البر والصلة ،باب ما جاء فی رحمة المسلمين، حديث نمبر 2049۔سنن ابو داود، کتاب الادب ، باب فی الرحمة ،

حدیث نمبر 4943)

رسول رحمت صلی اللہ علیہ والہ وسلم جن پاکیزہ تعلیمات کے ساتھ جلوہ گر ہوئے ہیں ،آج ضرورت اس بات کی ہے کہ اسے دنیا کے سامنے پیش کیا جائے ،حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم جس نظام کے ساتھ تشریف لائے ہیں؛ آج زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس نظام کے ایک ایک گوشہ کو لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے ،رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمیں جو اسلامی قانون عطا فرمایا ہے اس قانون کے ایک ایک دفعہ سے غیر مسلم اقوام کو واقف وروشناس کروایا جائے۔

یہ ایک ایسا معقول ضابطہ اور باقاعدہ نظام ہے کہ اس کا ہر گوشہ اپنے اندر ایک کشش وجاذبیت رکھتا ہے، یہ ایسا لچک دار قانون ہے کہ اس کی دفعات کو غیر جانبدارانہ طریقہ سے غور کرنے والا ہر فرد اختیار کئے بغیر نہیں رہ سکتا ،جس کا ہر کُلّیہ اور ہر جزئیہ انسانیت کو حق قبول کرنے پر آمدہ کرتا ہے، یہ ایسی پاکیزہ تعلیمات ہیں جن کا ہر حصہ طہارت وپاکیزگی پر مبنی ہے، یہ وہ درخشاں ہدایات ہیں جو انسانیت کو سیدھی راہ پر گامزن کرتی اور خدا کے قرب میں پہنچاتی ہیں۔

برادران اسلام! عرض کرنے کا مقصود یہی ہے کہ حقیقی طور پر سکون اور یقینی طور پر اطمینان اسی نظام پر عمل کرنے سے حاصل ہوسکتا ہے اور اسی قانون کو روبہ عمل لانے سے ہدایت حاصل ہوسکتی ہے، انہی تعلیمات پر عمل کرنا، راحت

ونجات کا باعث اور فلاح وکامیابی کا سبب ہے۔اس قانون میں ظلم وزیادتی کے لئے کوئی جگہ نہیں،اس نظام میں وحشت ودہشت کے لئے کوئی حصہ نہیں،ان تعلیمات میں بداخلاقی وبدکرداری کے لئے کوئی راہ نہیں،ان ہدایات میں فحاشی وبے راہ روی کے لئے کوئی موقع نہیں۔

یہی قانون امن والا قانون ہے،یہی نظام سلامتی والا نظام ہے،یہی تعلیمات اخلاق والی تعلیمات ہیں اوریہی ہدایات پاکیزہ ہدایات ہیں۔

اللہ تعالی ہمیں ان پاکیزہ تعلیمات پر عمل پیرا ہونے اوران روشن ہدایات کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے،اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آمد کی برکتوں سے بہریاب فرمائے اور آپ کی جلوہ گری کے انوار سے ہماری جان وایمان کو منور فرمائے۔

آمین بجاہ سیدنا طہ ویس صلی اللہ تعالی وبارک وسلم علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

......ولادت باسعادت،خصائص وامتیازات......

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ، وَعَلٰى آلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ، وَاَصْحَابِهِ الْاَكْرَمِيْنَ اَجْمَعِيْنَ،وَعَلٰى مَنْ اَحَبَّهُمْ وَتَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ.

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ . وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ. صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ.

برادران اسلام!ماہ ربیع الاول وہ متبرک اور باعظمت مہینہ ہے جس میں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی،اللہ تعالی نے آپ کی ولادت باسعادت کو امتیازی شان عطا فرمائی،آپ کی شان وعظمت،رفعت وبلندی کے اظہار کی خاطر اللہ تعالی نے اس موقع پر بے پناہ رحمتوں کا نزول فرمایا،خوشیوں اور مسرتوں کا ایسا اہتمام فرمایا کہ ولادت باسعادت کے سال کو فرحت وشادمانی ، رونق وخوشحالی کا سال کہا جانے لگا۔

اسی مناسبت سے آج میں احادیث کریمہ کی روشنی میں حضور اکرم،نور مجسم،رحمت عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت باسعادت کے چند خصائص وامتیازات بیان کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہوں۔

خطبہ میں جس آیت کریمہ کی تلاوت کا شرف حاصل کیا گیا،اس میں اللہ تعالی

نے مکہ مکرمہ کی قسم ذکر فرمائی ہے۔

اب یہ خیال پیدا ہوسکتا ہے کہ رب العالمین نے شہر مکہ کی قسم اس لئے ذکر فرمائی کہ وہ روحانیت کا عظیم مرکز ہے، وہ ایسا باعظمت شہر ہے کہ جہاں قدرت الٰہی کی عظیم نشانیاں موجود ہیں، اس شہر میں کعبۃ اللہ شریف اور حجر اسود ہے، وہاں مقدس حطیم اور میزاب رحمت ہے، وہاں مقام ابراہیم اور چاہ زم زم ہے، وہاں صفا ومروہ کی بابرکت پہاڑیاں ہے، وہاں جبل رحمت اور جبل نور ہے، وہاں مزدلفہ اور منی ہے، یقیناً یہ ساری عظمتیں مکہ مکرمہ کو حاصل ہیں! لیکن اللہ تعالی نے ان خصائص وعظمتوں کے سبب مکہ مکرمہ کی قسم ذکر نہیں فرمائی، بلکہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی اور آپ نے مکہ مکرمہ کو اپنی جائے قیام بنایا تو اللہ تعالی نے اپنے پاکیزہ کلام میں اس حیثیت سے شہر پاک کی قسم ذکر فرمائی، چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے:

لَا أُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ. وَأَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ.

ترجمہ: مجھے اس شہر مکہ کی قسم، اس لئے کہ اے محبوب آپ اس شہر میں تشریف فرما ہیں۔

(سورۃ البلد:1/2)

مکہ نے چومے کف پا اس کی عظمت بڑھ گئی
اس فضیلت کی شہادت آیت قرآن ہے

(مؤلف)

برادران اسلام! آیئے، جس باعظمت نبی کی ولادت باسعادت اور جلوہ گری کی وجہ سے اللہ تعالی نے شہر مکہ کی قسم ذکر فرمائی ہے، ان کی ولادت باسعادت

کے احوال وکیفیات، خصائص وامتیازات کے ذکر سے اپنی روح کو جلا عطا کریں اور ایمان کو تازگی بخشیں۔

جامع ترمذی شریف میں حدیث پاک ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ صحابۂ کرام نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت بابرکت میں عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے لئے نبوت کب واجب ہوئی؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (میں اُس وقت بھی نبی تھا) جب کہ آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

(جامع الترمذی، ابواب المناقب، باب فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث نمبر:3968)

یوں تو آپ تمام انبیاء کرام علیہم السلام میں سب سے اخیر میں تشریف لائے لیکن کہ آپ کے نور مبارک کی تخلیق ساری کائنات سے پہلے ہوچکی تھی

جیسا کہ ارشاد نبوی ہے، اَوّلُ مَاخَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِىْ. سب سے پہلے جو چیز اللہ تعالیٰ نے پیدا کی وہ میرا نور ہے۔

محقق علی الاطلاق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اس حدیث شریف کو حدیث صحیح قرار دیتے ہوئے فرمایا: چنانچہ در حدیثِ صحیح وارد شدہ اَوّلُ مَاخَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِىْ. (مدارج النبوۃ ـ ج2ـ ص 2)

مصنف عبدالرزاق، مواہب لدنیہ اور سیرت حلبیہ میں روایات ہے:

وروی عبد الرزاق بسنده عن جابر بن عبد الله الأنصاری رضی الله عنه قال:قلت یا رسول الله :بأبی وأمی أخبرنی عن أول شیء خلقه الله تعالی قبل الأشیاء ؟ قال یا جابر :إن الله تعالی خلق قبل الأشیاء نور نبیک من نوره، فجعل ذلک النور یدور بالقدرة حیث شاء الله تعالی، ولم یکن فی ذلک الوقت لوح ولا قلم ولا جنة ولا نار ولا ملک ولا سماء ولا أرض ولا شمس ولا قمر ولا جن ولا إنس .

ترجمہ:سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،آپ نے فرمایا کہ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت بابرکت میں عرض کیا :یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! مجھے بتلائیے کہ اللہ تعالی نے تمام اشیاء سے پہلے کس چیز کو پیدا فرمایا؟ تو آپ نے ارشادفرمایا:اے جابر!بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات سے پہلے تمہارے نبی کے نورکو اپنے نور سے پیدا فرمایا، پھروہ نورقدرت الٰہی سے جہاں چاہتا تھا سیر کرتا رہا۔اس وقت لوح تھی نہ قلم، جنت نہ دوزخ،آسمان نہ زمین،چاند نہ سورج اورنہ جن نہ انسان۔

(المواهب اللدنية مع حاشيةالزرقانى ـ ج 1ـ ص 89، السيرة الحلبية ج 1ـ ص 31)

برادران اسلام!حضوراکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نورمبارک کواللہ تعالی نے سب سے پہلے پیدافرمایااوراس نورمبارک پرطرح طرح کی سرفرازیاں فرماتا رہا،جب وہ نورمبارک حضرت آدم علیہ السلام کی پشت مبارک میں رہا تو آپ کومسجود ملائکہ بنادیا، اس طرح یہ نورحضرت نوح علیہ السلام ،حضرت ابراہیم علیہ السلام وحضرت اسماعیل علیہ السلام میں جلوہ گرہوکرسب کومشرف فرماتا رہا۔

أَنَّ الْمَلَائِكَةَ أُمِرُوْا بِالسُّجُوْدِ لِآدَمَ لِأَجْلِ أَنَّ نُوْرَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ جَبْهَةِ آدَمَ

حقیقت یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا 'فرشتوں کو اس لئے حکم دیا گیا تھا کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا نور مبارک حضرت آدم علیہ السلام کی جبین مبارک میں تھا۔

(التفسير الكبير۔سورة البقرة۔253)

وہ نور مبارک پاک پشتوں اور پاکیزہ ارحام کے ذریعہ بنوہاشم سے ہوکر حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی روشن جبین پر چمکا۔

اس نورمبارک کی فیض رسانی کا یہ عالم تھا کہ قحط سالی کے وقت لوگ اس سے فیض حاصل کیا کرتے ،چنانچہ مواہب لدنیہ میں روایت ہے:

وکانت قریش اذا اصابها قحط شدید تاخذ بید عبد المطلب فتخرج به الی جبل ثبیر فیتقربون به الی الله ،ویسالونه ان یسقیهم الغیث ،فکان یغیثهم ویسقیهم ببرکة نور رسول الله صلی الله علیه واله وسلم غیثا عظیما.

قریش جب سخت قحط سالی میں مبتلا ہوتے توحضرت عبدالمطلب کا ہاتھ پکڑکرثبیر پہاڑ کی جانب لے جاتے اورآپ کے وسیلہ سے اللہ تعالی کے دربار میں معروضہ کرتے ،اور باران رحمت کےنزول کے لئے دعا کرتے تو اللہ تعالی حضوراکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کےنورمبارک کی برکت سے ان پرباران رحمت کانزول فرماتا اور انہیں مکمل طور پرسیراب فرمادیتا۔

(المواهب اللدنية مع حاشيه الزرقانى ـج 1ـص155)

نوراقدس کی شکم مبارک میں جلوہ گری

پھروہ نورمبارک حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ میں منتقل ہوا،چوبیس(24)سال کی عمرمیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا نکاح

حضرت آمنہ بنت وہب رضی اللہ عنہا سے ہوا، ماہ رجب، شب جمعہ حضرت آمنہ بنت وہب رضی اللہ عنہا نور مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت دار ہوئیں، جیسا کہ مواہب لدنیہ میں خطیب بغدادی کے حوالہ سے مذکور ہے:

وقال سهل بن عبد الله التستری فيما رواه الخطيب البغدادی الحافظ: لما اراد الله تعالى خلق محمد صلى الله عليه واله وسلم فی بطن آمنة ليلة رجب ، وكانت ليلة جمعة ،امر الله تعالى فی تلک الليلة رضوان خازن الجنان ان يفتح الفردوس ، ونادى مناد فی السموات والارض:الا ان النور المخزون المكنون الذی يكون منه النبی الهادی ، فی هذه الليلة يستقر فی بطن آمنة، الذی يتم فيه خلقه ويخرج الى الناس بشيرا ونذيرا.

امام سہل بن عبداللہ تستری نے وہ روایت بیان فرمائی جسے خطیب بغدادی نے روایت کی ہے: جب اللہ تعالی کو منظور ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا نور مبارک حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے شکم مبارک میں آیا، وہ ماہ رجب تھا، اور شب جمعہ تھی، اس رات اللہ تعالی نے خازن جنت "رضوان" کو حکم فرمایا کہ فردوس بریں کے تمام دروازے کھول دیں، آسمانوں اور زمین میں ایک منادی نے ندا دی "سنو! بیشک وہ خزانۂ قدرت میں رکھا ہوا نور جس سے نبی ہادی صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لانے والے ہیں، آج کی شب اپنی والدۂ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے شکم مبارک میں متمکن ہو چکا ہے، وہ حمل شریف میں مدت مکمل کرنے کے بعد بشیر ونذیر کی شان سے خاکدان گیتی میں جلوہ گر ہونے والے ہیں۔

(المواهب اللدنية مع حاشيه الزرقانی ج1ص197)۔

حضرات! اس رات کرۂ ارض پر جو خوشی وشادمانی کا اہتمام تھا، خصائص کبری

اور مواہب لدنیہ کی یہ روایت اس کی ترجمانی کر رہی ہے:

وأخرج أبو نعيم عن ابن عباس قال كان من دلالات حمل رسول الله صلى الله عليه وسلم ان كل دابة كانت لقريش نطقت تلك الليلة وقالت حمل برسول الله صلى الله عليه وسلم ورب الكعبة وهو امام الدنيا وسراج اهلها ولم يبق سرير ملك من ملوک الدنيا إلا أصبح منكوسا ومرت وحش المشرق إلى وحش المغرب بالبشارات وكذلک أهل البحار يبشر بعضهم بعضا. له فی كل شهر من شهوره نداء فی الارض ونداء فی السماء ان ابشروا فقد آن لأبی القاسم ان يخرج إلى الأرض ميمونا مباركا.

امام ابونعیم نے سیدنا عبداللہ عباس رضی اللہ عنہما کی روایت نقل فرمائی ہے، آپ نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے شکم مادر میں تشریف لانے کی نشانیوں میں یہ تھا کہ اس رات قریش کے سارے جانور بول اُٹھے: رب کعبہ کی قسم! آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شکم مادر میں تشریف لائے ہیں، آپ ساری دنیا کے امام اور تمام اہل دنیا کے لئے روشن چراغ ہیں، اس شب دنیا کے تمام بادشاہوں کے تخت الٹ گئے، مشرق کے جانور مغرب کے جانوروں کو مبارکبادیاں دینے لگے، اسی طرح سمندر کی مخلوق بھی آپس میں ایک دوسرے کو بشارت دینے لگی، حمل شریف کے بعد ہر ماہ آسمان اور زمین میں ندا دی جاتی: "مبارک ہو! سرچشمۂ خیر وسراپا برکت، حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی جلوہ گری کا وقت آچکا ہے"۔

(المواهب اللدنية مع حاشيه الزرقانی ج 1ص202۔203۔الخصائص

الکبریٰ، ج1ص81)

﴿ولادت شہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم﴾

برادران اسلام! غور فرمائیں کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آمد سے قبل اللہ تعالیٰ نے کس قدر فرحت وخوشی کا اہتمام فرمایا، ہر طرف سرور کا ماحول ہے، مسرت وشادمانی کا سما چھایا ہوا ہے، سورج کو مزید روشن کر دیا گیا، ستارے زمین کے قریب آ گئے، چار سُو نور ہی نور چھا گیا ہے، ملائکہ استقبال کے لئے حاضر ہیں، حضرت مریم وحضرت آسیہ حوران بہشت کے ساتھ خدمت کی سعادت کے لئے آ چکی ہیں، نور کامل کی آمد کی خوشی میں آسمان کو منور کر دیا گیا، حسن مطلق کی آمد کی فرحت میں زمین کو مزین کر دیا گیا، گلستان مہکنے لگے، مسحور کن ہوائیں قلب وجاں کو سرور پہنچانے لگیں، جن سے مشام جان بھی مُعطر ہونے لگا اور مشام ایمان بھی مُعنبر ہونے لگا، اشتیاق محبوب میں سمندر کی موجیں بلند ہونے لگیں، فخر سے پہاڑ کا سینہ کشادہ ہو گیا۔

غرض ساری مخلوق منتظر ہے اس ذات گرامی کی آمد کی، جس کے لئے بزم کائنات سجائی گئی، جس کے صدقہ میں مخلوق کو وجود بخشا گیا۔ ؎

جگمگا اٹھا زمانہ آئے جب آقا میرے
ظلمتیں سب چھٹ گئیں یہ آپ کا احسان ہے

(مؤلف)

اب انتظار کی گھڑیاں ختم ہو چکی ہیں، وہ احمد مختار، رسولوں کے تاجدار، نبی عالی وقار، غریبوں کے غمگسار، حبیب کردگار کی آمد ہے، جن کی جلوہ گری کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی، جن کی رونق افروزی کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی

تھی، جن کے فضائل وکمالات کتب سماوی میں بیان کئے گئے۔

برادران اسلام! اصحاب فیل کے واقعہ کے پچپن (55) دن بعد مکہ مکرمہ میں بارہ ربیع الاوّل بروز دوشنبہ مطابق 20 اپریل 571ء صبح صادق کے وقت آفتاب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم طلوع ہوا جس کی کرنیں افق عالم کو ہمیشہ کے لئے روشن کر دیں اور ساری دنیا میں خوشی کا سماں چھا گیا۔

پس وہ نورِ پاک ربِ العالمیں پیدا ہوئے　　مبدأ کونین وختم المرسلیں پیدا ہوئے
جانِ عالم قبلۂ اہل یقیں پیدا ہوئے　　شکر ایزد رحمۃ للعالمیں پیدا ہوئے
دھوم تھی عالم میں خورشید کرم طالع ہوا
ہاں! کریں تعظیم اب، نورِ قدم طالع ہوا

(حضرت شیخ الاسلام بانی جامعہ نظامیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

﴿ولادت باسعادت کے لئے ماہ ربیع کا انتخاب﴾

برادران اسلام! حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کا مہینہ ربیع الاول ہے، آپ کی ولادتِ مبارک ماہ ربیع میں ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ربیع کے معنی بہار کے ہیں، جب موسم بہار آتا ہے تو مردہ زمین زندہ ہو جاتی ہے، خشک زمین میں پھر سے ہریالی اُگ آتی ہے، درخت جو سوکھ چکے تھے وہ پھر ہرے بھرے اور تر و تازہ ہو جاتے ہیں، باغ وچمن کو اپنی کھوئی ہوئی رونق پھر سے حاصل ہو جاتی ہے، اسی طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ ماہِ ربیع (موسم بہار) میں ماہِ نبوت، مہر رسالت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بھیج کر یہ اشارہ فرما رہا ہے کہ اے لوگو! یہ جو نبی رحمت صلی اللہ علیہ والہ وسلم تم میں تشریف لا رہے ہیں وہ مردہ دلوں کو زندگی بخشنے والے ہیں، جو لوگ ظلم وستم کے بوجھ تلے دبے

ہوئے ہیں ان پر رحم وکرم فرمانے والے ہیں، لوگوں کے دلوں کو الفت ومحبت سے مزین کر کے حلاوتِ ایمان مرحمت فرمانے والے ہیں اور غفلت میں ڈوبے ہوئے دلوں کو یاد خدا سے معمور کرنے والے ہیں۔

﴿حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کی امتیازی شان﴾

برادران اسلام! دنیا میں بچے پیدا ہوتے ہیں تو روتے ہوئے پیدا ہوتے ہیں لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے ہوئے، کلمہ طیبہ پڑھتے ہوئے ساری کائنات کو مسرت وشادمانی سے نوازتے ہوئے تشریف لارہے ہیں، آپ کا سجدہ کرنا کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ساری زمین کو سجدہ گاہ بنادیا۔

صحیح مسلم میں حدیث پاک ہے:

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ ....وَجُعِلَتْ لِیَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا.	ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔۔۔اور میری خاطر ساری زمین پاک کرنے والی اور سجدہ گاہ بنادی گئی۔

(صحیح مسلم، کتاب المساجد، حدیث نمبر1195)

پچھلی قوموں کے لیے یہ حکم تھا کہ اگر عبادت کرنا ہو تو مخصوص مقام پر ہی عبادت کریں، وہ لوگ اس کے علاوہ دوسری جگہ عبادت نہیں کرسکتے تھے۔

حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں جب طوفان آیا تو ساری زمین زیر آب ہوگئی اور تمام زمین کو غسل دیا گیا، پھر بھی زمین پاک نہیں ہوئی کہ کہیں بھی سجدہ کیا جاسکے، لیکن سرکار کا قدم مبارک پڑنا کیا تھا کہ ساری زمین پاک ہی نہیں بلکہ آپ کی

آمد کی برکت سے پاک کرنے والی بن گئی۔

اسی طرح گزشتہ قوموں کے لیے تیمّم نہیں تھا، لیکن سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے قدموں کی برکت سے زمین ایسی پاک ہوگئی کہ آپ کے امتی کے لئے اگر کسی وقت پانی میسر نہ ہو تو وہ مٹی سے تیمّم کرکے پاکی حاصل کرسکتا ہے۔

﴿حضور صلی اللہ علیہ وسلم طیب وطاہر پیدا ہوئے﴾

برادران اسلام! تمام کائنات کو کفر وشرک کی نجاست، گمراہی وبے دینی کی نحوست سے پاک وصاف کرکے ایمان واسلام کے انوار سے منور کرنے کے لیے نبی مطہر صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ کی حالت شریفہ کے بارے میں خود آپ کی والدۂ ماجدہ فرماتی ہیں: جب آپ تشریف لائے تو اس حالت میں تشریف لائے کہ آپ کے جسم مبارک پر کوئی آلائش ونامناسب چیز نہ تھی۔

(المواهب اللدنية مع حاشيه الزرقاني-ج 1-ص220)

جسم اقدس سے خوشبو مہک رہی تھی اور آپ سرمہ لگائے ہوئے ناف بریدہ اور مختون پیدا ہوئے۔

(السيرة الحلبية -ج 1-ص53)

شاعر دربار رسالت، مدّاح حبیب کبریا، سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ شعر بھی اس مضمون کا آئینہ دار ہے ۔

وأَحْسَنَ مِنْکَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَیْنِیْ   وَأجْمَلَ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مَبَرّأً مِنْ کُلِّ عَیْبٍ   کَأَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَاءُ

ترجمہ: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ جیسا حسین میری آنکھ نے کبھی نہیں

دیکھا اور آپ جیسا حسن و جمال والا کسی خاتون کو تولد ہی نہیں ہوا۔

آپ ہر عیب و آلائش سے پاک پیدا کئے گئے گویا آپ کو اسی شان کے ساتھ پیدا کیا گیا جیسا آپ چاہتے تھے۔

(دیوان حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ ، قافیۃ الالف ، ج1ص2)

﴿بوقت ولادت عجائب کا ظہور، خانۂ کعبہ تین دن تک جھومتا رہا﴾

برادران اسلام! جس سہانی گھڑی سرور کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تو آپ کی آمد کی خوشی کا اظہار خانۂ کعبہ بھی کر رہا تھا:

وأخرج ابو نعيم عن عمرو بن قتيبة قال سمعت أبي وكان من أوعية العلم قال لما حضرت ولادة آمنة قال الله لملائكته افتحوا ابواب السماء كلها وأبواب الجنان كلها وامر الله الملائكة بالحضور فنزلت تبشر بعضها بعضا وتطاولت جبال الدنيا وارتفعت البحار وتباشر أهلها فلم يبق ملك إلا حضر

ترجمہ: سیدنا عمرو بن قتیبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے ہوئے سنا -اور وہ علم کا ایک عظیم ظرف تھے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا وقت آیا تو اللہ تعالی نے اپنے ملائکہ کو حکم دیا کہ تمام آسمانوں اور تمام جنتوں کے دروازے کھول دیں اور زمین پر حاضر ہوجائیں، تو تمام فرشتے زمین پر حاضر ہوگئے، اور آپس میں ایک دوسرے کو مبارک بادیاں دینے لگے، اور دنیا کے پہاڑ اونچے ہوگئے، اور سمندر کی موجیں بلند ہوگئیں، اور سمندر کی مخلوق آپس میں ایک دوسرے کو مبارک بادیاں دینے لگی، تمام فرشتے حاضر ہوچکے تھے،

وأخذ الشيطان فغل سبعين غلا وألقى منكوسا فى لجة البحر الخضراء وغلت الشياطين والمردة وألبست الشمس يومئذ نورا عظيما وأقيم على رأسها سبعون الف حوراء فى الهواء ينتظرون ولادة محمد (صلى الله عليه وسلم) وكان قد أذن الله تلك السنة لنساء الدنيا أن يحملن ذكورا كرامة لمحمد (صلى الله عليه وسلم) وان لا تبقى شجرة إلا حملت ولا خوف إلا عاد أمنا فلما ولد النبى (صلى الله عليه وسلم) امتلأت الدنيا كلها نورا وتباشرت الملائكة وضرب فى كل سماء عمود من زبرجد وعمود من ياقوت قد استنار به فهى معروفة فى السماء

اور شیطان کو ستر بیڑیوں میں جکڑ دیا گیا، اور اسے سبز سمندر کی گہرائی میں منہ کے بل ڈال دیا گیا، شیاطین اور سرکش جنوں کو قیدوبند کی زنجیروں میں جکڑ دیا گیا، اور اس دن سورج کو نور عظیم سے آراستہ کیا گیا، اور اس کے اوپر فضا میں ستر ہزار حوروں کو ٹھرایا گیا کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت باسعادت کی مسعود گھڑیوں کا انتظار کرتی رہیں، اور اللہ تعالی حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اعزاز میں اس سال نے دنیا کی تمام خواتین کے بارے میں فیصلہ کردیا کہ انہیں لڑکا پیدا ہوگا، اور تمام درختوں کو ثمر آور کردیا گیا، اور ہر خوف کو امن میں تبدیل کردیا گیا، جب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت ہوئی تو ساری دنیا نور سے معمور ہوگئی، اور ملائکہ آپس میں ایک دوسرے کو خوشخبری دینے لگے، اور ہر آسمان میں زبرجد اور یاقوت کا ایک ایک ستون نصب کیا گیا، جس کی وجہ سے آسمان منور ہوگیا، وہ ستون ملاء اعلی میں معروف ہے،

قد رآها رسول الله (صلى الله عليه وسلم) ليلة الإسراء قيل هذا ما ضرب لک استبشارا بولادتکو قد انبت الله ليلة ولد على شاطء نهر الکوثر سبعين الف شجرة من المسک الاذفر جعلت ثمارها بخور أهل الجنة وکل اهل السموات يدعون الله بالسلامة ونکست الأصنام کلها وأما اللات والعزى فإنهما خرجا من خزانتهما وهما يقولان ويح قريش جاء هم الأمين جاء هم الصديق لا تعلم قريش ماذا اصابها وأما البيت فأياما سمعوا من جوفه صوتا وهو يقول الآن يرد على نورى الآن يجيئنى زوارى الآن أطهر من أنجاس الجاهلية أيتها العزى هلکت ولم تسکن زلزلة البيت ثلاثة ايام وليالیهن وهذا اول علامة رأت قريش من مولد رسول الله (صلى الله عليه وسلم)

جسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے معراج کی شب ملاحظہ فرمایا تو عرض کیا گیا کہ یہی وہ ستون ہے جو آپ کی ولادت کی خوشی میں نصب کیے گئے، اور جس شب آپ کی ولادت ہوئی اللہ تعالی نے حوض کوثر کے کنارہ پر ایک ہزار خوشبودار مشک کے درخت لگائے، اور ان کا پھل اہل جنت کے لئے بخور بنادیا گیا، اور تمام آسمانوں کی مخلوق اللہ تعالی سے سلامتی کی دعا کرنے لگے، اور تمام بت سرنگوں ہوگئے، اور لات وعزی اپنے مقام سے باہر نکل پڑے، اور وہ کہہ رہے تھے": قریش کا بھلا ہو !ان کے پاس نبی امین تشریف لاچکے ہیں، ان کے پاس صداقت شعار آچکے ہیں، قریش کو نہیں معلوم کہ اسے کیا فضیلت حاصل ہوئی ہے"، اور لوگوں نے کعبۃ اللہ شریف سے کئی روز تک آواز سنی، وہ کہہ رہا تھا: اب میرا نور مجھے لوٹا دیا جائے گا، اب میرا طواف کرنے والے میرے پاس آئینگے، اب میں جاہلیت کی آلودگیوں سے پاک کردیا جاؤنگا، اے عزی! تو ہلاک ہوگیا، اور کعبۃ اللہ مسلسل تین دن اور تین رات تک جھومتا رہا، اور یہ پہلی نشانی تھی جسے قریش نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت کے موقع پر دیکھی تھی۔

(الخصائص الکبری، ج1،ص:80)

وعن عبد المطلب قال :..........سمعت صوتاً من جدار الکعبة يقول: ولد المصطفى المختار الذى تهلک بيده الکفار، ويطهر من عبادة الأصنام، ويأمر بعبادة الملک العلام. حضرت عبدالمطلب فرماتے ہیں میں نے کعبہ شریف کی دیواروں سے یہ آواز سنی مختار کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت ہوچکی ہے، جن کے وجود مبارک سے کفر کی تاریکی ختم ہوگی، بتوں کی پرستش سے دنیا کو پاک کرینگے اور خدائے واحد کی طرف لوگوں کو بلائے۔(السیرة الحلبية، ج 1ص 86)

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا کا بیان

مسند امام احمد میں روایت ہے :

عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ ...أَنَّ أُمَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.رَأَتْ حِينَ وَضَعَتْهُ نُوراً أَضَاءَتْ مِنْهُ قُصُورُ الشَّامِ.

ترجمہ:سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی والدۂ ماجدہ نے مشاہدہ فرمایا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت کے وقت ایسا نور ظاہر ہوا کہ ملک شام کے محلات نظر آنے لگے۔

(مسند الامام احمد : حديث نمبر _17615)

یہ سب انتظام کس لئے ہو رہا ہے کیونکہ یہ اس شاہ کی آمد ہے کہ جس کی آمد کا ہر کوئی منتظر تھا، انبیاء کرام جن کے آنے کی خوشخبریاں دیتے رہے، یہ وہی ہیں جن ! کی

امت میں ہونے کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آرزو تھی۔

﴿ولادت باسعادت کی خوشی میں تین جھنڈے نصب کئے گئے﴾

محدث جلیل امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابوبکر سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خصائص کبریٰ میں ، اور شارح بخاری امام احمد بن محمد قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مواہب لدنیہ میں درج فرمایا ہے:

فكانت آمنة تحدث عن نفسها وتقول ...ورأيت ثلاثة أعلام مضروبات: علما فی المشرق وعلما فی المغرب وعلما على ظهر الكعبة.

ترجمہ: سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ولادت باسعادت کے وقت تین جھنڈے نصب کے گئے: (1) ایک مشرق میں (2) دوسرا مغرب میں (3) اور تیسرا خانۂ کعبہ پر

(الخصائص الكبرى ، باب اخبار الكهان به قبل مبعثه ،ج:1،ص:82۔المواهب اللدنية، ج1،ص125)

برادران اسلام! کعبۃ اللہ شریف پر جھنڈا اس لئے نصب کیا گیا کہ تا کہ دنیا والوں کو پتا چل جائے کہ اب تک کعبۃ اللہ کے اطراف تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے، وہاں باطل کی پرستش ہوا کرتی تھی لیکن اب وہ نبی مکرم، شافع امم، رحمت عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لا چکے ہیں جو کعبۃ اللہ کو تمام آلائشوں سے پاک کریں گے، اسے ساری دنیا کے لئے قبلہ بنائینگے۔

اور مشرق ومغرب میں جھنڈا نصب کر کے گویا یہ اعلان کیا جارہا ہے کہ یہ مولود سعید، مختار کائنات ہیں، مشرق سے مغرب تک انہی کی حکومت رہے گی، اور آپ ساری

مخلوق کے لئے رسالت کی شان کے ساتھ مبعوث کئے جارہے ہیں۔اس کی تائید صحیح احادیث شریفہ سے ہوتی ہے، چنانچہ صحیح بخاری میں حدیث پاک ہے:

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. خَرَجَ يَوْمًا ...فَقَالَ...وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ خَزَائِنَ مَفَاتِيحِ الْأَرْضِ.

ترجمہ: سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مجھے زمین کے تمام خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئیں۔

(صحيح البخاری، كتاب المناقب، باب علامات النبوة فی الإسلام،حديث نمبر3596)

اور صحیح مسلم میں حدیث پاک ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ. صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ....وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ.

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمام مخلوق کی طرف رسالت کی شان کے ساتھ بھیجا گیا ہوں، اور مجھ پر نبوت کے سلسلہ کو ختم کردیا گیا۔

(صحيح مسلم، كتاب المساجد،حديث نمبر1195)

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

وسمعت مناديا ينادی طوفوا بمحمد شرق الأرض وغربها ..... وإذا قائل يقول بخ بخ قبض محمد (صلى الله عليه وسلم) على الدنيا كلها لم يبق خلق من أهلها إلا دخل فی قبضته۔

جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ولادت ہوئی، تو یہ ندادی گئی": آپ کو زمین کے مشرقوں اور مغربوں کی سیر کراؤ!"۔اور ایک کہنے والے نے کہا": خوش ہوجاؤ! محمد مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ساری دنیا پر قبضہ کرلیا ہے، دنیا کی تمام مخلوق برضا ورغبت آپ کے قبضہ میں داخل ہوگئی۔

(الخصائص الکبری ، باب اخبار الکھان به قبل مبعثه ،ج:1،ص:82)

امام بیہقی اورامام ابونعیم نے روایت کی ہے:

أخرج البیهقی وأبو نعیم عن حسان بن ثابت قال إنی لغلام یفعة ابن سبع سنین او ثمان أعقل ما رأیت وسمعت إذا یهودی بیثرب یصرخ ذات غداة علی أطمه یا معشر یهود فاجتمعوا إلیه وأنا اسمع قالوا ویلک مالک قال طلع نجم أحمد الذی ولد به فی هذه اللیلة.

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں سات یا آٹھ سال کی عمر کا ایک سمجھ دار لڑکا تھا، میں نے دیکھا کہ یثرب کا ایک یہودی صبح کے وقت اپنے قلعہ کی چھت پر کھڑا پکارنے لگا: اے گروہ یہود! آس پاس کے سارے یہودی جمع ہوگئے، لوگوں نے اس سے کہا تیری خرابی ہو، کیوں شور مچاتا ہے؟ وہ کہنے لگا: احمد مختار کا ستارہ طلوع ہوگیا ہے، جنکی آج رات ولادت باسعادت ہونے والی تھی۔

(الخصائص الکبریٰ، باب ما ظهر فی لیلة مولده صلی الله علیه وسلم من المعجزات والخصائص ج 1۔ص77)

امام بیہقی، امام طبرانی، امام ابونعیم اورامام ابن عساکر رحمہم اللہ نے روایت کی ہے:

وأخرج البیهقی والطبرانی وأبو نعیم وابن عساکر عن عثمان بن أبی العاص قال حدثتنی امی انها شهدت ولادة آمنة أم رسول الله صلی الله علیه وسلم لیلة ولدته قالت فما شیء أنظر إلیه فی البیت إلا نور وإنی لأنظر الی النجوم تدنو حتی أنی لأقول لیقعن علی

سیدنا عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ میری والدہ نے بتایا: میں اس رات حضرت آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس تھی، جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی، میں گھر میں جس چیز کو دیکھتی وہ روشن ومنور نظر آتی، میں نے ستاروں کو دیکھا کہ وہ قریب سے قریب تر ہورہے ہیں حتی کہ مجھے گمان ہوا کہ وہ میرے اوپر گرپڑیں گے،

فلما وضعت خرج منها نور أضاء له البیت والدار حتی جعلت لا أری إلا نورا.

پھر جب حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے وضع حمل کیا تو آپ سے ایسا نور برآمد ہوا جس سے تمام کمرے، اور سارا گھر روشن ہوگیا، یہاں تک کہ مجھے نور کے سوا کچھ بھی نہیں دکھائی دینے لگا۔

(الخصائص الکبریٰ، باب ما ظهر فی لیلة مولده صلی الله علیه وسلم من المعجزات والخصائص ج 1۔ص78)

ذکر ولادت، بزبان تاجدار ختم نبوت

برادران اسلام! امام احمد بن حنبل، امام بزار، امام طبرانی، امام حاکم، امام بیہقی اورامام ابونعیم رحمہم اللہ نے روایت بیان کی ہے:

وأخرج احمد والبزار والطبرانی والحاکم والبیهقی وأبو نعیم عن العرباض بن ساریة أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال إنی عبد الله وخاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینته وسأخبرکم عن ذلک دعوة أبی ابراهیم وبشارة عیسی ورؤیا امی التی رأت وکذلک امهات النبیین یرین وأن ام رسول الله صلی الله علیه وسلم رأت حین وضعته نورا أضاءت له قصور الشام .

سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہیکہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس وقت بھی اللہ کا بندہ اورخاتم النبیین تھا جبکہ حضرت آدم علیہ السلام ہنوز اپنے خمیر میں تھے، اور میں تم لوگوں پر واضح کرتا ہوں کہ میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعاء اورحضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور اپنی والدۂ ماجدہ کا وہ نظارہ ہوں جوانہوں نے مشاہدہ کیا تھااوراسی طرح حضرات انبیاء کرام کی مقدس مائیں مناظر دیکھا کرتی تھیں، اور بلاشبہ آپ کی والدۂ ماجدہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے وقت ایسا نور دیکھا جس کی وجہ سے ان کے سامنے ملک شام کے محلات روشن ہوگئے۔

(الخصائص الکبریٰ، باب ما ظهر فی لیلة مولده صلی الله علیه وسلم من المعجزات والخصائص ج 1۔ص78)

برادران اسلام! ایک روایت کے مطابق حشر ملک شام میں بپا ہوگا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت باسعادت کے موقع پر بطور خاص ملک شام کے محلات نظر آنے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس مولود سعید کی فیض رسانی اِس عالم میں بھی ہے اور اُس عالم میں بھی، ان کی کرم نوازیاں دنیا میں بھی ہے اور میدان حشر میں بھی۔

﴿سرکار کی ولادت پر خوشی منانا فطری تقاضہ﴾

انسان کی طبیعت وفطرت میں یہ بات داخل ہے کہ جب اُسے کوئی تکلیف یا غم لاحق ہوتا ہے یا کسی کی تکلیف کو سنتا ہے تو اس کے چہرے پر خود بخود غم کے آثار نمایاں ہوجاتے ہیں، اسی طرح جب کوئی حسین منظر دیکھتا ہے یا کوئی نعمت اسے حاصل ہوتی ہے تو فطرتاً اس کے چہرے پر خوشی کے آثار ظاہر ہوجاتے ہیں۔ ہر ایک کے سامنے اس کا چرچہ کرنے لگتا ہے، اس پر نہ کسی کا دباؤ ہوتا ہے نہ اسے کوئی برا سمجھتا ہے۔

غور کرنا چاہئے کہ دنیا کی چھوٹی سی نعمت کے حصول پر اتنا اظہارِ مسرت جبکہ دنیا بھی فانی اس کی نعمتیں بھی فانی، اس کے لیے طبعیتاً اتنی خوشی ہے تو پھر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت تو نعمتِ عظمیٰ اور نعمت کبریٰ ہے کہ تمام نعمتیں خواہ دنیوی ہوں یا اُخروی اُنہی کے صدقے میں ملتی ہیں، اس نعمت کی سرفرازی پر ہمیں کتنی خوشی و اظہار مسرت کرنا چاہیے!!!

برادران اسلام! حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت باسعادت پر خوشی کا

اظہار کرنا تقاضۂ فطرت بھی ہے اور منشاء قدرت بھی، ارشاد الٰہی ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا۔

ترجمہ: آپ فرمادیجئے کہ اللہ کی رحمت اور اس کے فضل پر ہی خوشی منائیں۔

(سورۃ یونس۔58)

جشن میلاد النبی پر ہم سبھی خوشیاں کریں
شکر نعمت اور بخشش کا یہی سامان ہے
(مؤلف)

جو شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے موقع پر خوشی کا اظہار کرتا ہے اللہ تعالی اسے اجر عظیم وثواب جزیل عطا فرماتا ہے۔

صحیح بخاری شریف اور دیگر کئی کتب حدیث میں الفاظ کے قدرے اختلاف کے ساتھ یہ روایت مذکور ہے، بعض روایتوں میں اختصار ہے اور بعض میں تفصیل ہے، صحیح بخاری شریف، ج2، صفحہ 764، کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

قَالَ عُرْوَةُ وَثُوَيْبَةُ مَوْلَاةٌ لِأَبِي لَهَبٍ كَانَ أَبُو لَهَبٍ أَعْتَقَهَا فَأَرْضَعَتِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَلَمَّا مَاتَ أَبُو لَهَبٍ أُرِيَهُ بَعْضُ أَهْلِهِ بِشَرِّ حِيبَةٍ قَالَ لَهُ مَاذَا لَقِيتَ قَالَ أَبُو لَهَبٍ لَمْ أَلْقَ بَعْدَكُمْ غَيْرَ أَنِّي سُقِيتُ فِي هَذِهِ بِعَتَاقَتِي ثُوَيْبَةَ۔

ترجمہ: حضرت عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں "ثُوَیبہ" ابولہب کی باندی ہے، ابولہب نے انہیں آزاد کیا تھا اور وہ حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلائیں، جب ابولہب مرگیا تو اس کے خاندان والوں میں کسی نے خواب میں اُسے بدترین حالت میں دیکھا، اس سے کہا: تونے کیا پایا؟ ابولہب نے کہا: میں نے تم لوگوں سے جدا ہونے کے بعد کچھ آرام نہیں پایا، سوائے یہ کہ ثُوَیبہ کو آزاد کرنے کی وجہ سے اِس (انگلی) سے سیراب کیا جاتا ہوں۔

(صحیح البخاری شریف، کتاب النکاح، باب من قال لا رضاع بعد حولین، حدیث نمبر:5101)

اس روایت کی شرح کرتے ہوئے شارحین صحیح بخاری شریف علامہ بدرالدین عینی حنفی اور حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی وغیرھما رحمہم اللہ تعالی نے اپنی اپنی شرح میں دیگر کتب حدیث کے حوالہ سے تفصیلی روایت تحریر فرمائی ہے۔ یہاں علامہ بدرالدین عینی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی شرح عمدۃ القاری ج، 14 صفحہ 45، سے عبارت نقل کی جارہی ہے:

وذکر السهيلي ان العباس رضي الله تعالى عنه قال لما مات ابولهب رايته في منامي بعد حول في شرحال، فقال مالقيت بعدكم راحة الا ان العذاب يخفف عني كل يوم اثنين، قال وذلك ان النبي صلى الله عليه وسلم ولد يوم الاثنينو كانت ثويبة بشرت ابالهب بمولده فاعتقها.

ترجمہ: حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ جب ابولہب مرگیا تو میں نے ایک سال کے بعد خواب میں اسے بدترین حالت میں دیکھا تو اس نے کہا: میں تم سے جدا ہونے کے بعد اب تک راحت نہیں پایا، البتہ ہر پیر کے دن مجھ سے عذاب ہلکا کیا جاتا ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: وہ اس لئے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیر کے دن تولد ہوئے اور ثُوَیبہ نے ابولہب کو آپ کی ولادت باسعادت کی خوشخبری دی تو اس نے انہیں آزاد کردیا تھا۔

(عمدۃ القاری، کتاب النکاح ،باب من قال لا رضاع بعد حولین، ج14،ص45)

یہ روایت مختلف الفاظ کے ساتھ ان کتب احادیث میں بھی وارد ہے: السنن الکبری للبیهقی، کتاب النکاح ،حدیث نمبر14297۔مصنف عبدالرزاق

، کتاب المناسک ج7۔حدیث نمبر13546۔جامع الاحادیث والمراسیل، مسانید الصحابة ،حدیث نمبر43545۔کنز العمال، ج6، کتاب الرضاع من قسم الافعال،حدیث نمبر15725۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی جیسے ہی دنیا میں آمد ہوئی، اس کی برکت سے حضرت ثویبہ رضی اللہ تعالی عنہا کو آزادی مل گئی، خدا نے بتایا کہ یہ وہ حبیب ہیں جو انسانیت کو طوقِ غلامی سے آزاد فرمانے والے ہیں۔

بولہب جس کے ہے ذم میں سورۂ تبت یدا   مژدۂ میلاد حضرت جب ثویبہ سے سنا
ہو کے شاداں انت حرۃ اذھبی اس کو کہا   ساتھ اس کہنے کہ اس کا ہاتھ بھی کچھ ہل گیا
عین آتش میں ہے جاری آب اس کے ہاتھ سے   جس کے پینے سے ہے تسکین پیاس کے صدمات سے
یہ اثر اللہ اکبر مجلس میلاد کا   کفر و دوزخ میں ہو جس کی آبیاری برملا
پھر جو ایماں بھی ہو ساتھ اس جشن کے سوچو ذرا   مبغضوں کی طرح کیا محروم وہ رہ جائے گا

یہ نہیں ممکن کہ رنج وشادمانی ایک ہوں
یہ تو ایسا ہے کہ جیسے آگ پانی ایک ہوں

اللہ تعالی ہمیں ذکر میلاد کی سعادتوں اور برکتوں سے مالا مال فرمائے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے بے انتہا محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کی سیرت طیبہ پر عمل کرنے کا جذبہ عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سیدنا طه ويس وصلى الله تعالى وبارك وسلم على خير خلقه سيدنا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين وآخردعوانا ان الحمد لله رب العالمين.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

......جسم اطہر کی اعجازی شان......

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى آلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَاَصْحَابِهِ الْاَكْرَمِيْنَ اَجْمَعِيْنَ وَعَلٰى مَنْ اَحَبَّهُمْ وَتَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ.

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُبِيْنًا. صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْم

برادران اسلام! ابھی میں نے جس آیت کریمہ کی تلاوت کی ہے، اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالی نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو سراپا معجزہ اور روشن دلیل قرار دیا ہے، اللہ تعالی نے دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کو معجزات دے کر بھیجا اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو نہ صرف معجزات عطا فرمائے بلکہ آپ کی ذات مقدسہ کو سراپا معجزہ بنا کر بھیجا، ارشاد الہی ہے:

يَا اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُبِيْنًا.

ترجمہ: اے لوگو! یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے ایک روشن دلیل آچکی اور ہم نے تمہاری طرف ایک درخشاں نور اتارا ہے۔

(سورۃ النساء 174)

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں امام ابوالحسن علی بن محمد رحمۃ اللہ تعالی علیہ تفسیر خازن میں

فرماتے ہیں:

قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ يعنى محمداً صلى الله عليه وسلم وما جاء به من البينات من ربه عز وجل .

ترجمہ: یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے ایک روشن دلیل آچکی "برہان" روشن دلیل سے مراد حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات گرامی ہے اور وہ روشن نشانیاں ہیں جو آپ اپنے رب کی بارگاہ سے لائے ہیں۔

(الباب التأويل فى معانى التنزيل ،سورة النساء 174)

برادران اسلام! اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو صورت وسیرت، حسن وجمال، فضل وکمال ہر اعتبار سے بے مثل وبے مثال بنایا ہے اور آپ کے وجود مقدس کو حق کی دلیل قرار دیا ہے، اسی لئے شمائل شریفہ کے ہر باب سے یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ کائنات پست وبالا میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا کوئی نظیر وہمسر نہیں، سراپائے اقدس کا ہر مبارک حصہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ آپ نور کامل اور ساری مخلوق میں سب سے اعلی وارفع ہیں، آپ کی ذات مقدسہ سے انسانیت کو عروج وکمال نصیب ہوا ہے۔

آج میں احادیث کریمہ کی روشنی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سراپائے اقدس اور آپ کے جسم اطہر کی اعجازی شان سے متعلق عرض کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

آپ کے جمال بے مثال اور حسن باکمال سے متعلق شارح بخاری امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اِعْلَمْ ! اَنَّ مِنْ تَمَامِ الْاِيْمَانِ بِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِيْمَانَ بِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَعَلَ خَلْقَ بَدَنِهِ الشَّرِيْفِ عَلٰى وَجْهٍ لَمْ يَظْهَرْ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ خَلْقُ آدَمِيٍّ مِثْلُهُ .

ترجمہ: جان لو کہ اس بات کا یقین رکھنا کمال ایمان سے ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضور پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وجود مقدس کو اس طور پر پیدا فرمایا کہ آپ جیسا نہ کسی کو آپ سے پہلے پیدا فرمایا اور نہ آپ کے بعد آپ جیسا کوئی وجود بنایا۔

(المواهب اللدنية مع حاشية الزرقانى ج5ص239)

حسن و جمال

برادران اسلام! حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بے مثل حسن و جمال، جاہ وجلال اور جود و نوال سے متعلق صحیح بخاری میں حدیث پاک ہے:

عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِیُّ صَلّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ .

ترجمہ: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حسین وجمیل، سب سے زیادہ بہادر اور سب سے زیادہ سخی ہیں۔

(صحیح البخاری، کتاب الجهاد، باب الشجاعة فی الحرب والجبن، حدیث نمبر2820)

حبیب پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے جمال باکمال کا یہ عالم تھا کہ صبح وشام خدمت اقدس میں حاضر رہنے والے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم آپ کو نظر بھر نہیں دیکھ سکتے تھے جیسا کہ صحیح مسلم شریف میں حدیث پاک ہے:

وَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَیَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ . صلی الله علیه وسلم. وَلاَ أَجَلَّ فِی عَیْنِی مِنْهُ وَمَا كُنْتُ أُطِیقُ أَنْ أَمْلأَ عَیْنَیَّ مِنْهُ إِجْلاَلاً لَهُ وَلَوْ سُئِلْتُ أَنْ أَصِفَهُ مَا أَطَقْتُ لأَنِّی لَمْ أَكُنْ أَمْلأُ عَیْنَیَّ مِنْهُ.

ترجمہ: سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: کوئی شخص میرے نزدیک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے زیادہ محبوب نہیں اور نہ کوئی ہستی میری نظر میں آپ سے زیادہ بزرگ و باعظمت ہے، میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عظمت وجلالت کی وجہ سے آنکھ بھر آپ کا دیدار نہیں کرسکتا اور اگر مجھ سے سراپائے اقدس سے متعلق پوچھا جائے تو میں بیان نہیں کرسکتا اس لئے کہ میں آنکھ بھر آپ کا دیدار نہیں کرسکا۔

(صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب كون الإسلام یهدم ما قبله و كذا الهجرة

والحج. حدیث نمبر336)

آپ کا سراپائے اقدس بیان کرنے والے صحابۂ کرام فرمایا کرتے:

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صلی الله علیه وسلم حَسَنَ الْوَجْهِ ، لَمْ أَرَ بَعْدَهُ وَلاَ قَبْلَهُ مِثْلَهُ.

ترجمہ: سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم حسین چہرہ والے ہیں، میں نے آپ جیسا نہ آپ سے پہلے دیکھا اور نہ آپ کے بعد۔

(صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب الجعد، حدیث نمبر 5907۔ الشمائل المحمدیة للترمذی ص1)

اسی طرح صحیح بخاری میں حدیث پاک ہے:

عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ یَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَحْسَنَهُمْ خَلْقًا.

ترجمہ: حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: "حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ خوب رُو اور سراپائے اقدس کے اعتبار سے سب سے زیادہ حسین وجمیل ہیں۔

(صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبی صلی الله علیه وسلم، حدیث نمبر3549)

سراپائے اقدس

برادران اسلام! سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ، حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سراپائے اقدس بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: كان علی إذا وصف رسول الله

صلى الله عليه وسلم قال : لم يكن رسول الله بالطويل الممغط ، ولا بالقصير المتردد ، وكان ربعة من القوم ، لم يكن بالجعدالقطط ، ولا بالسبط ، كان جعدا رجلا ، ولم يكن بالمطهم ولا بالمكلثم ، وكان فى وجهه تدوير أبيض مشرب ، أدعج العينين ، أهدب الأشفار ، جليل المشاش والكتد ، أجرد ذو مسربة ، شثن الكفين والقدمين ، إذا مشى تقلع كأنما ينحط فى صبب ، وإذا التفت التفت معا ، بين كتفيه خاتم النبوة ، وهو خاتم النبيين ، أجود الناس صدرا ، وأصدق الناس لهجة ، وألينهم عريكة ، وأكرمهم عشرة ، من رآه بديهة هابه ، ومن خالطه معرفة أحبه ، يقول ناعته : لم أر قبله ولا بعده مثله صلى الله عليه وسلم.

ترجمہ:حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نہ زیادہ درازقد ہیں اور نہ پست قد، آپ لوگوں میں رفعت شان کے ساتھ میانہ قد ہیں(لیکن یہ آپ کی قامت زیبا کا معجزہ ہے کہ میانہ قد ہونے کے باوجود جب آپ کسی درازقد شخص کے ساتھ چلتے تو اس سے زیادہ دراز ہوتے) آپ کے مبارک بال نہ چھلے دار گھنگھریالے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ خم دار وآبدار ہیں،(آپ کے بال مبارک کان کی لوتک رہتے اور کبھی نصف گردن مبارک تک پہنچتے تھے اور کبھی اس سے تجاوز کرتے تو آخر گردن تک پہنچتے،اس سے زیادہ کبھی آگے نہیں بڑھے)آپ بہت موٹے نہیں اور نہ گول چہرے والے،آپ کے چہرۂ انور میں عظمت شان کے ساتھ قدرے گولائی ہے،سفیدرنگ،سرخی مائل،مبارک آنکھوں کی سیاہی نہایت سیاہ اور سفیدی نہایت سفید،مبارک پلکیں دراز،مبارک ہڈیاں پُر گوشت اور مضبوط،جسم اقدس بالوں سے صاف،ناف مبارک اورسینۂ اقدس کے درمیان مبارک بالوں کی ایک باریک لکیر،مقدس ہتھیلیاں اور مبارک قدم پُر گوشت،جب آپ چلتے تو قدم مبارک قوت سے اُٹھاتے گویا آپ

بلندی سے پستی کی طرف تشریف لا رہے ہیں،جب کسی طرف توجہ فرماتے تو بدن اطہر کے ساتھ مکمل توجہ فرماتے،آپ کے دونوں مبارک شانوں کے درمیان مہر نبوت ہے اور آپ خاتم النبیین ہیں،آپ سب سے زیادہ سخاوت فرمانے والے،سب سے بڑھ کر سچ کہنے والے، انتہائی نرم طبیعت والے اور سب سے بڑھ کر اچھا برتاؤ کرنے والے ہیں۔جو شخص آپ کو اچانک دیکھتا اس پر آپ کی ہیبت طاری ہوجاتی اور جو آپ کی جلالت وعظمت کو جان کر آپ سے شرف ملاقات کرتا آپ کا گرویدہ ہوجاتا۔آپ کی نعت وصفت بیان کرنے والے کہتے ہیں: میں نے آپ کے مثل نہ آپ سے پہلے کبھی دیکھا اور نہ آپ کے بعد۔

(الشمائل المحمدية للترمذى ، باب ما جاء فى خلق رسول الله صلى الله عليه وسلم حديث نمبر6)

﴿بدن مبارک کی اعجازی شان﴾

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا جسم مبارک بے مثل و بے مثال،لطیف ونفیس سراپا نور جس کی خوشبوئے دلنواز سے مشام جان وایمان اور ساری فضائے بسیط معطر رہا کرتی ۔آپ کا جسم مبارک سرخی مائل سفید نورانی ہے ایسا معلوم ہوتا گویا چاندی سے ڈھال کر بنایا گیا ہے۔

(الشمائل المحمدية للترمذى ۔ص 2، سبل الهدى والرشاد ۔ج 2۔ص10۔11)

اللہ تعالی نے حبیب پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ظاہری وباطنی ہر قسم کی آلائش سے منزہ اور پاک رکھا،جسم اقدس نور کے سانچہ میں ڈھلا تھا،جسم اطہر تو کجا لباس مبارک پر بھی کبھی مکھی یا مچھر نہیں بیٹھا۔**اَنَّ الذُّبَابَ لَا يَقَعُ عَلَى ثِيَابِهِ قَطُّ .**

(كتاب منتهى السئول ۔ج1ص507)

امام زرقانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: آپ نور ہیں اور مکھیوں کا آنا، جوؤں کا پیدا ہونا گندگی اور بو کی وجہ سے ہوتا ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہر قسم کی آلائش سے پاک ہیں اور آپ کا جسم مقدس خوشبودار ہے۔

﴿رُخِ انور﴾

دلائل النبوۃ للبیہقی میں حدیث پاک ہے:

عن عائشة : أنها قالت : وكان أحسن الناس وجها . وأنورهم لونا .

ترجمہ: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے، آپ فرماتی ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لوگوں میں سب سے بڑھ کر حسین چہرہ والے اور رنگت میں سب سے بڑھ کر بارونق ونورانی ہیں۔

(دلائل النبوة للبيهقى،جماع أبواب مولد النبى صلى الله عليه وسلم،باب جامع صفة رسول الله صلى الله عليه وسلم حديث نمبر238)

سنن دارمی میں روایت ہے:

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ : مَا رَأَيْتُ أَحَداً أَنْجَدَ وَلاَ أَجْوَدَ وَلاَ أَشْجَعَ وَلاَ أَضْوَأَ وَأَوْضَأَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم .

ترجمہ: حضرت عبدالملک بن عمیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے جیسا طاقتور وبہادر سخی وفیاض اور پاکیزہ ونورانی کسی کو نہیں دیکھا۔

(سنن الدارمى ،كتاب المقدمة،باب فى حسن النبى صلى الله عليه وسلم،حديث نمبر60)

برادران اسلام! حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چہرۂ انور کی نورانیت کی وجہ سے

تاریکی وتیرگی روشنی وتابناکی سے بدل جاتی حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا چہرۂ انور ایسا حسین وجمیل اور نورانی کہ آپ جہاں تشریف لے جاتے وہاں روشنی ہوجاتی، چہرۂ انور کی نورانیت چراغ کی روشنی اور سورج کی چمک دمک پر غالب رہتی اور ایسا معلوم ہوتا کہ سورج آپ کے چہرۂ انور سے روشنی حاصل کرتے ہوئے چل رہا ہے، جیسا کہ جامع ترمذی میں حدیث پاک ہے:

عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم كَأَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِى فِى وَجْهِهِ .

ترجمہ: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے زیادہ حسین وجمیل کوئی چیز نہیں دیکھی گویا سورج آپ کے چہرۂ انور سے روشنی حاصل کرتے چل رہا ہے۔

(جامع الترمذى ،ابواب المناقب، باب فى صفة النبى صلى الله عليه وسلم،حديث نمبر4009۔زجاجة المصابيح، ج 5ص25)

﴿موئے مبارک وریش مبارک﴾

برادران اسلام! حجۃ الوداع کے موقع پر حضور پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنا سر مبارک حلق کروانے کے بعد حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو موئے مبارک تقسیم کرنے کا حکم فرمایا۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ...فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ.

(صحيح مسلم ،كتاب الحج، باب بيان أن السنة يوم النحر أن يرمى ثم ينحر ثم يحلق،حديث نمبر3215)

علاوہ ازیں وضو کے وقت جو موئے مبارک یا ریش مبارک نکلتے اور جو مبارک آب بنی ہوتا، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم انہیں ہاتھوں میں لے لیتے اور اس سے برکت حاصل کرتے، جیسا کہ صحیح بخاری میں وارد ہے کہ عروہ بن مسعود ثقفی نے جب حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کے جذبۂ عشق ومحبت کو دیکھا، مسلمانوں کے ماحول اور بارگاہِ نبوی میں صحابۂ

کرام کے ادب کا مشاہدہ کیا، تو مکہ واپس ہوکر قریش کے سامنے اس طرح اپنا تاثر ظاہر کیا:

قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا تَنَخَّم رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً إِلاَّ وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ ، وَإِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ ، وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ ، وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ ، وَمَا يُحِدُّونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ ،فَقَالَ أَيْ قَوْمِ ، وَاللّٰهِ لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوكِ،وَوَفَدْتُ عَلَى قَيْصَرَ وَكِسْرَى وَالنَّجَاشِيِّ وَاللّٰهِ إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ ، يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ.صلى الله عليه وسلم . مُحَمَّدًا... وَإِنَّهُ قَدْ عَرَضَ عَلَيْكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ ، فَاقْبَلُوهَا .

ترجمہ:اے میری قوم! خدا کی قسم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جب ناک صاف کرتے ہیں تو آب بینی مبارک اُن میں سے کسی نہ کسی کے ہاتھ میں گرتا، وہ اپنے چہرہ اور جسم پر ملتے اور برکت حاصل کرتے ہیں، اگر وہ کوئی حکم فرمائیں تو وہ حضرات حکم کی تعمیل میں سبقت کرتے ہیں جب وہ وضوفرماتے ہیں تو ان کے اصحاب ان کے وضو کا استعمال کیا ہوا پانی حاصل کرنے کے لئے اس طرح مچلتے ہیں گویا لڑائی کی نوبت آجائے گی، جب وہ گفتگوفرماتے ہیں تو تمام اصحاب اپنی آوازیں پست کرلیتے،اُن کے دلوں میں آپ کی ایسی عظمت وہیبت،عزت وتقدس جاگزیں ہے کہ کوئی شخص ان کی جانب آنکھ بھرکرنہیں دیکھتا ۔لوگو! خدا کی قسم! میں نے بادشاہوں کا دربار دیکھا، قیصروکسریٰ کی آن بان دیکھی نجاشی، بادشاہ کا رعب و دبدبہ دیکھا مگر خدا کی قسم ! میں کسی بادشاہ کے درباریوں کواس کی ایسی تعظیم کرتے ہوئے نہیں دیکھا جیسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اُن کی تعظیم اور ادب کرتے ہیں۔آپ نے صلح کی تجویز رکھی ہے اس کوقبول کرلو۔

(صحیح بخاری ۔کتاب الشروط، باب الشروط فی الجھاد والمصالحة مع أهل الحرب وكتابة الشروط، حديث نمبر2731)

﴿نگاہ مقدس﴾

حضوراکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی قوت بصارت کی شان یہ ہے کہ آپ نے رب کا دیدار فرمایا اور انوار وتجلیات کے مشاہدہ کے وقت نہ پلک جھپکی اور نہ حد ادب سے آگے بڑھی،ارشادالٰہی ہے: مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَى .(سورة النجم ـ17)

حضوراکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم بیک وقت شش جہات: دائیں بائیں، آگے پیچھے،اوپر نیچے دیکھتے۔(المواهب اللدنية مع حاشية الزرقاني، ج5ص265) كَانَ يَرَى مِنْ كُلِّ جِهَةٍ.

آپ کی نگاہ حق آگاہ سے اللہ تعالی نے زمین وآسمان کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں رکھی جیسا کہ صحیح بخاری میں حدیث پاک ہے:

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: ...قَالَ : مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ أُرِيتُهُ إِلاَّ قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ .

ترجمہ: سیدتنا اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں۔۔حضوراکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے خطبۂ مبارک میں ارشاد فرمایا: کائنات کی جو چیزیں ہیں میں نے ان تمام کو اپنے اس مقام سے دیکھ لیا، یہاں تک کہ میں نے جنت ودوزخ کو بھی دیکھا۔

(صحيح البخاری ،كتاب الجمعة، باب من قال فی الخطبة بعد الثناء أما بعد، حديث نمبر922)

﴿سماعت مبارک﴾

برادران اسلام! اللہ تعالی نے حضوراکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس شان کی قوت سماعت عطا فرمائی کہ آپ کے لئے دور ونزدیک کی آواز یکساں ہے، آپ زمین پر تشریف فرما رہ کر آسمان میں پیدا ہونے والی آواز کو سماعت کرتے ہیں۔

جامع ترمذی میں حدیث پاک ہے:

عَنْ أَبِی ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم : إِنِّی أَرَی مَا لاَ تَرَوْنَ وَأَسْمَعُ مَا لاَ تَسْمَعُونَ أَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا أَنْ تَئِطَّ مَا فِیهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعَ إِلاَّ وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلّٰهِ .

ترجمہ: سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے، آسمان چرچرایا اور اس کی چرچراہٹ ضروری ہے، اس میں چار انگل جگہ بھی ایسی نہیں جہاں کوئی فرشتہ سجدہ ریز نہ ہو۔

(جامع الترمذی ،ابواب الزهد، باب فی قول النبی صلی الله علیه وسلم لو تعلمون ما أعلم لضحکتم قلیلا،حدیث نمبر2482)

نیز امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے خصائص کبری میں بیہقی، صابونی، خطیب اور ابن عساکر کے حوالہ سے نقل فرمایا:

عن العباس بن عبد المطلب قال : قلت : یا رسول الله ، دعانی إلی الدخول فی دینك أمارة لنبوتك ، رأیتك فی المهد تناغی القمر وتشیر إلیه بأصبعك، فحیث أشرت إلیه مال قال : إنی کنت أحدثه ویحدثنی ، ویلهینی عن البکاء ، وأسمع وجبته حین یسجد تحت العرش .

ترجمہ: سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت بابرکت میں عرض کیا "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ کی نبوت کی ایک علامت میرے اسلام میں داخلہ کا باعث بنی، میں نے آپ کو گہوارہ میں دیکھا کہ آپ چاند سے باتیں فرماتے اور جس طرف اشارہ فرماتے وہ اسی سمت جھک جاتا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس سے باتیں کرتا تھا اور وہ مجھ سے باتیں کرتا تھا اور وہ مجھ کو رونے سے بہلایا کرتا تھا اور جب وہ عرش کے نیچے سجدہ کرتا تو میں اس کے گرنے کی آواز سنا کرتا۔

(الخصائص الکبری، ج 1ص53)

دہن مبارک وزبان مبارک

برادران اسلام! حضور پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا دہن مبارک کشادہ وفراخ ہے اور آپ نہایت خوش آواز ہیں اور آپ کی مبارک آواز کی یہ معجزانہ شان ہے کہ جب آپ خطبہ ارشاد فرماتے تو گھر کے اندر پردہ نشین خواتین بھی سنا کرتیں۔

جب آپ کلام فرماتے تو دندان مبارک سے نور نکلتا جیسا کہ سنن دارمی، معجم اوسط طبرانی، شمائل ترمذی، مجمع الزوائد اور کنز العمال میں حدیث پاک ہے:

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ أَفْلَجَ الثَّنِیَّتَیْنِ ، إِذَا تَکَلَّمَ رُئِیَ کَالنُّوْرِ یَخْرُجُ مِنْ بَیْنِ ثَنَایَاهُ .

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دندان مبارک کے درمیان کشادگی تھی، جب آپ کلام فرماتے تو دندان مبارک کے درمیان سے نور دکھائی دیتا۔

(سنن الدارمی، کتاب المقدمة، باب فی حسن النبی صلی الله علیه وسلم، حدیث نمبر 59۔ الشمائل المحمدیة للترمذی، باب ما جاء فی خلق رسول الله صلی الله علیه وسلم ،حدیث نمبر 14۔ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ، حدیث نمبر 14031۔ کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال، کتاب الشمائل، حدیث نمبر17819)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زبان فیض ترجمان سے جو الفاظ ادا ہوتے ہیں اس سے متعلق حق تعالی اپنے پاکیزہ کلام میں ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوَی إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْیٌ یُوحَی .

ترجمہ: آپ اپنی خواہش سے کلام نہیں فرماتے وہ تو وحی الہی ہوتی ہے جو آپ کی طرف کی جاتی ہے۔

(سورۃ النجم ۔3۔4)

حضور پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم فصیح گفتگو فرماتے، آپ کی گفتگو نہایت شیریں ہوا کرتی، دل کی گہرائیوں تک پہنچتی، آپ کا کلام بلاغت نظام فصاحت و بلاغت کے اُس اعلیٰ

درجہ پر ہے جہاں تک کسی اور کے کلام کی رسائی ممکن نہیں۔

لعاب دہن مبارک

برادران اسلام! حبیب پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مبارک لعاب دہن کی یہ شان ہے کہ اگر آپ اپنا لعاب مبارک کھارے پانی کے کنویں میں ڈالتے تو پانی شیریں ہوجاتا، زخم پر لعاب مبارک لگاتے تو زخم اسی لمحہ مندمل ہوجاتا، تکلیف کی جگہ لگایا جاتا تو فوراً تکلیف ختم ہوجاتی اورایسا محسوس ہوتا کہ کبھی تکلیف تھی ہی نہیں، جو آپ کے لعاب مبارک سے برکت حاصل کرتے رحمتیں اورسعادتیں ہمیشہ کے لئے اُن کا مقدر بن جاتیں۔

عَنْ أَبِی حَازِمٍ قَالَ ...قَالَ یَوْمَ خَیْبَرَ : ...أَیْنَ عَلِیُّ بْنُ أَبِی طَالِبٍ ؟ فَقِیلَ هُوَ یَا رَسُولَ اللَّهِ یَشْتَكِی عَیْنَیْهِ .قَالَ : فَأَرْسِلُوا إِلَیْهِ .فَأُتِیَ بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی عَیْنَیْهِ ، وَدَعَا لَهُ ، فَبَرَأَ حَتَّی كَأَنْ لَمْ یَكُنْ بِهِ وَجَعٌ .

غزوۂ خیبر کے موقع پر حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو آشوب چشم لاحق تھا، جس کی وجہ سے آپ کی آنکھوں میں سخت تکلیف تھی، حضور پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے آپ کو طلب فرمایا اور آپ کی دونوں آنکھوں میں لعاب دہن مبارک ڈالا تو آپ ایسے شفایاب ہوئے جیسے آپ کو کبھی تکلیف تھی ہی نہیں۔

(صحیح البخاری ،کتاب المغازی، باب غزوۃ خیبر ،حدیث نمبر4210)

دست اقدس

برادران اسلام! حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دست اقدس کی شان وعظمت یہ ہے کہ جب آپ نے اپنے دست مبارک پر حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے بیعت لی تو اللہ تعالی نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی میں جس آپ کے دست مبارک کو اپنا دست

قدرت قرار دیا، ارشاد الہی ہے:

إِنَّ الَّذِینَ یُبَایِعُونَكَ إِنَّمَا یُبَایِعُونَ اللَّهَ یَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَیْدِیهِمْ .

ترجمہ (اے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم!) بیشک جولوگ آپ کے دست اقدس پر بیعت کرتے ہیں اس کے سوانہیں کہ وہ اللہ تعالی کے دست قدرت پر بیعت کررہے ہیں، اللہ تعالیٰ کا دست قدرت اُن کے ہاتھوں پر ہے۔

(سورۃ الفتح۔10)

صحیح بخاری شریف میں حدیث مبارک ہے:

عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَیْفَةَ قَالَ ...وَقَامَ النَّاسُ فَجَعَلُوا یَأْخُذُونَ یَدَیْهِ ، فَیَمْسَحُونَ بِهَا وُجُوهَهُمْ ، قَالَ فَأَخَذْتُ بِیَدِهِ ، فَوَضَعْتُهَا عَلَی وَجْهِی ، فَإِذَا هِیَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ ، وَأَطْیَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ .

حضرت حکم سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم آپ کے دستہائے اقدس کو چومنے کی سعادت حاصل کرتے اوراُن کو اپنے چہروں پر مَل کر برکت حاصل کرتے، تو میں نے بھی آپ کا دست مبارک تھام کر اپنے چہرہ پر رکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبی صلی الله علیه و سلم حدیث نمبر3553)

دست اقدس کی معجزانہ شان یہ ہے کہ آپ جہاں دست مبارک پھیرتے وہ جگہ ہمیشہ کیلئے برکتوں کا منبع ہوجاتی، دست کرم کی برکت سے بیماریاں دور ہوتیں، تکلیفیں دفع ہوتیں اوربکری کے خشک تھن میں دودھ آجاتا، انگشت ہائے مبارک سے پانی کے چشمے جاری ہوتے اورآپ کی انگشت مبارک

کے اشارہ سے چاند دو ٹکڑے ہوجاتا، ڈوبا ہوا سورج پلٹ آتا۔

﴿قدم مبارک﴾

برادران اسلام! جب آپ چلتے تو زمین آپ کے لئے سمیٹ دی جاتی۔(جامع الترمذی، ج 2ص 206)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے قدم پاک کی یہ عظمت ہے کہ جہاں مقدس قدم رکھتے وہ مقام ہمیشہ کے لئے برکتوں کا منبع اور سعادتوں کا مرکز ہوجاتا ہے، آپ کی تشریف آوری سے قبل مدینہ طیبہ کو یثرب یعنی بیماریوں اور وباؤں کا مقام کہا جاتا تھا لیکن جب آپ نے وہاں اپنا مبارک قدم رکھا تو وہ مقام مدینہ طیبہ و مدینہ منورہ ہوگیا، قدم پاک کی برکت سے بیماریوں والی زمین بھی خاک شفا ہوگئی۔ آپ کے مبارک قدموں کی برکت صرف اس عالم کی حد تک خاص نہیں بلکہ عالم آخرت و روز محشر بھی آپ کی رحمتوں و برکتوں کا سلسلہ جاری و ساری رہے گا جیسا کہ امام محمد بن یوسف صالحی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ملک شام میں میدان حشر برپا ہوگا اور معراج شریف میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بیت المقدس لے جانے میں مشیّت خداوندی یہ تھی کہ جب اس حصۂ زمین پر آپ کے مبارک قدم پڑ جائیں گے تو کل روز قیامت آپ کی امت کے لئے سہولتیں اور آسانیاں میسر آجائیں گی اور آپ کے قدمین اطہرین کی برکت کے سبب وہاں پر ٹھہرنا آسان ہوجائے گا۔(سبل الھدی والرشاد ج3ص18)

برادران اسلام! سراپائے اقدس اور شمائل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مکمل کیفیت بیان کرنے سے الفاظ وکلمات قاصر ہیں، زبان و بیان اپنی وسعت وکشادگی کے باجود تنگ دامنی کا شکوہ کرتے ہیں، حصول سعادت کے لئے حبیب پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سراپائے اقدس اور حسن و جمال کو روایات کے مطابق مختصراً ذکر کیا گیا۔ درحقیقت حسن و جمال کو مکمل طور پر ظاہر ہی نہیں گیا کیونکہ اگر آپ کا حسن و جمال ہمارے لئے مکمل طور پر ظاہر ہوجائے تو ہم اس جمال بے مثال اور حسن باکمال کی نورانیت کی تاب نہ لاسکتے اور اس کی تابنا کی کو برداشت نہیں کرسکتے، شارح بخاری امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ، امام قرطبی کے حوالہ سے تحریر فرماتے ہیں:

لَمْ يَظْهَرْ لَنَا تَمَامُ حُسْنِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّهُ لَوْ ظَهَرَ لَنَا تَمَامُ حُسْنِهِ لَمَا اَطَاقَتْ اَعْيُنُنَا رُؤْيَتَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ: ہمارے لئے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا مکمل حسن و جمال ظاہر نہیں ہوا اس لئے کہ اگر آپ کا مکمل حسن ظاہر ہوجاتا تو ہماری نگاہیں آپ کے دیدار کا تحمل نہیں کرسکتیں۔

(المواهب اللدنية على حاشية الزرقاني، ج5ص241)

حبیب پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے شمائل مبارکہ کے بیان سے یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ آپ خیر البشر ہیں، چہرۂ انور کا بے مثال نور، سماعت مبارک اور نگاہ مقدس کی غیر معمولی رسائی، دہن مبارک کی معجزانہ فصاحت وبلاغت، لعاب دہن مبارک کی برکت، دست

اقدس کا تصرف واختیار اور تمام سراپائے مبارک کے کمالات ومعجزات اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ عالم وجود میں آپ جیسا کوئی وجود ہی نہیں اور کائنات ارضی وسماوی میں آپ کا کوئی نظیر نہیں ۔جس طرح فرش والے آپ کے بےمثل و بےمثال ہونے کا چرچہ کررہے ہیں اسی طرح آپ کی ملکوتی وعالم علوی کی سلطنت کے وزیر سید الملائکہ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام بھی آپ کے فضل وکمال میں یکتا ہونے کا اعلان کررہے ہیں ۔بیہقی طبرانی اور ابن عساکر کی روایت ہے: **قلبت الارض مشارقها و مغاربها فلم اجد رجلا افضل من محمد صلى الله عليه وسلم.** میں نے زمین کے مشرق ومغرب کو چھان ڈالا لیکن پیکر حمد وثناء حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا فضیلت والا کسی کو نہ پایا۔(الخصائص الکبریٰ ج1ص317)

اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا وآخرت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے جمال جہاں آرا کے دیدار سے مشرف فرمائے۔آمین

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلٰى قَدْرِ حُسْنِهٖ وَ جَمَالِهٖ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ .

آمین بجاہ سیدنا طه ویس صلى الله تعالى وبارک وسلم على خير خلقه سیدنا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين والحمد لله رب العالمين.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

......انسانی حقوق کا عالمی منشور......

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ، وَعَلٰى آلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ، وَاَصْحَابِهِ الْاَكْرَمِيْنَ اَجْمَعِيْنَ، وَعَلٰى مَنْ اَحَبَّهُمْ وَتَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ.

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ .

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ o صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ

ترجمہ: اے لوگو! ہم نے تمہیں مرد اور عورت سے پیدا فرمایا اور تمہیں مختلف قومیں اور قبیلے بنادیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔یقیناً اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہو، بیشک اللہ خوب جاننے والا خوب خبر رکھنے والا ہے۔

(سورۃ الحجرات۔13)

برادران اسلام! رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ایک بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے اسلامی تعلیمات کا مغز وعطر عطا فرمایا، نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ ساری انسانیت کے لئے ایک آفاقی پیغام دیا، انسانی حقوق کا ذکر فرمایا، بنی نوع انسان کے تمام اصناف سے متعلق حقوق وفرائض بیان فرمائے، ان کی فکری واعتقادی اور عملی واخلاقی زندگی کے لئے رہنمایانہ ارشادات صادر فرمائے اور ساری انسانیت کو ایک ناقابل تبدیل الٰہی قانون عنایت فرما کر عظیم احسان فرمایا۔

حجۃ الوداع کے اس خطبہ کو شرعی وفقہی اعتبار سے بڑی اہمیت حاصل ہے کہ اس خطبہ سے کئی احکام مستنبط ہوتے ہیں، اسکے ایک ایک جملہ سے مسائل حل ہوتے ہیں، اس عظیم خطبہ کو معاشی ومعاشرتی حیثیت سے بھی بڑی اہمیت حاصل ہے کہ اس میں معاشی واقتصادی مسائل کا حل موجود ہے اور عائلی ومعاشرتی احکام کی تفصیل ہے، اس عظیم خطبہ میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کی سماجی ومعاشرتی زندگی کے لئے سنہری اصول بیان کئے ہیں، جن کی معرفت اور ان پر عمل آوری معاشرہ کے ہر فرد کے لئے نہایت ضروری ہے، یہ مبارک خطبہ عالمی اور بین الاقوامی اعتبار سے بھی بے مثال ہے کہ اس میں انسانی حقوق کی بابت ایسے اہم اور ضروری ارشادات ہیں جو قانون داں وقانون ساز افراد کے لیے قانون مدون کرنے اور دستور وضع کرنے کے سلسلہ میں بیک وقت مشعل راہ اور منزل مقصود کی حیثیت رکھتے ہیں۔

آج میں آپ حضرات کے سامنے وہ مبارک خطبہ ذکر کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

﴿خطبۂ حجۃ الوداع﴾

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، ہم اس کی حمد کرتے ہیں، اسی سے مدد چاہتے ہیں اور اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں، ہم اپنے نفسوں کی برائیوں سے اور اپنے اعمال کی خرابیوں سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندہ اور رسول ہیں۔

(سنن ابن ماجه، حديث نمبر: 1967۔ كنز العمال، كتاب المواعظ والرقائق والخطب والحكم، فصل فی جامع المواعظ والخطب، حديث نمبر: 44147)

أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوا قَوْلِي، فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَلْقَاكُمْ بَعْدَ عَامِي هَذَا بِهَذَا الْمَوْقِفِ أَبَدًا

لوگو! مجھ سے سنو، میں تمہیں بیان کرتا ہوں، کیونکہ میں نہیں سمجھتا کہ اس سال کے بعد اس جگہ میری تم سے کبھی ملاقات ہو۔

(سیرۃ ابن هشام، حجة الوداع، خطبة الرسول فی حجة الوداع)

يَا أَيُّهَا النَّاسُ...... إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا - اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟ اللَّهُمَّ اشْهَدْ!

لوگو! یقیناً تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزت تمہارے پاس قابل احترام ہیں، یہاں تک کہ تم اپنے پروردگار سے جاملو، جیسے تمہارا آج کا دن' تمہارے اس مہینہ میں' تمہارے اس شہر میں حرمت والا ہے، سنو! کیا میں نے پیغام حق پہنچادیا؟ اے اللہ! تو گواہ رہ۔

(صحيح مسلم، كتاب الحج، باب حجة النبی صلی الله عليه وسلم، حديث نمبر 3009۔ كنز العمال، كتاب الحج والعمرة، حديث نمبر: 12355)

فَمَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَانَةٌ فَلْيُؤَدِّهَا إِلَى مَنِ ائْتَمَنَهُ عَلَيْهَا، وَإِنَّ كُلَّ رِبًا مَوْضُوعٌ وَلَكِنْ لَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ.

جس شخص کے پاس کوئی امانت ہو؛ وہ اس شخص کو ادا کردے جس نے اس کے پاس امانت رکھائی۔ جاہلیت کا سارا سود معاف ہے البتہ اصل مال تمہارا حق ہے، نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔

قَضَی اللّٰہُ أَنَّہُ لا رِبَا ، وَإِنَّ رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مَوْضُوعٌ کُلُّہُ وَأَنَّ کُلَّ دَمٍ کَانَ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ مَوْضُوعٌ وَإِنَّ أَوَّلَ دِمَائِکُمْ أَضَعُ دَمُ ابْنِ رَبِیعَۃَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمادیا کہ سود نہیں لینا چاہیے اور پہلا سود جسے میں کالعدم قرار دیتا ہوں عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے۔ یقیناً جاہلیت کا خون معاف ہے اور پہلا خون جسے میں ساقط کررہا ہوں (میرے چچا کے بیٹے) ابن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کا خون ہے۔

(سیرۃ ابن ھشام ،حجۃ الوداع، خطبۃ الرسول فی حجۃ الوداع)

أَلَا إِنَّ کُلَّ مَأْثُرَۃٍ کَانَتْ تُعَدُّ أَوْ تُدْعَی تَحْتَ قَدَمَیَّ ھَاتَیْنِ إِلَّا السِّدَانَۃَ وَالسِّقَایَۃَ-

بے شک جاہلیت کے منصب وعہدے گرادیئے جاتے ہیں، سوائے خانہ کعبہ کی رکھوالی اور حجاج کو پانی پلانے کے۔

(کنز العمال، کتاب الحج والعمرۃ،الباب الثالث :فی العمرۃ وفضائلھا واحکامھا،حدیث نمبر12358)

إِنَّ اللّٰہَ قَدْ أَعْطَی کُلَّ ذِی حَقٍّ حَقَّہُ فَلَا وَصِیَّۃَ لِوَارِثٍ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاھِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُھُمْ عَلَی اللّٰہِ وَمَنِ ادَّعَی إِلَی غَیْرِ أَبِیہِ أَوِ

لوگو! یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہر صاحب حق کو اس کا حق عطا فرمایا ہے۔ لہٰذا کسی وارث کے حق میں وصیت نہ کی جائے، بچہ اسی شخص کی جانب منسوب ہوگا جس کی بیوی سے وہ پیدا ہوا اور حرام کاری کرنے والے کے لیے پتھر ہے

انْتَمَی إِلَی غَیْرِ مَوَالِیہِ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ التَّابِعَۃُ إِلَی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ لَا تُنْفِقُ امْرَأَۃٌ مِنْ بَیْتِ زَوْجِھَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِھَا .. .الْعَارِیَۃُ مُؤَدَّاۃٌ وَالْمِنْحَۃُ مَرْدُودَۃٌ وَالدَّیْنُ مَقْضِیٌّ وَالزَّعِیمُ غَارِمٌ.

اور اُن کا حساب وکتاب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے،جس شخص نے اپنی نسبت اپنے والد کے علاوہ کسی اور کی جانب کی یا کوئی غلام اپنے آقا کے بجائے کسی اور کو اپنا آقا بتائے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ کسی خاتون کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے خاوند کا مال اس کی اجازت کے بغیر کسی کو دے،قرض قابل ادائیگی ہے، عاریۃً (محض استعمال کے لئے) لی ہوئی چیز واپس کردی جائے، تحفہ کا بدلہ دیا جائے اور جو شخص کسی کا ضامن ہو،تاوان وہی ادا کرے۔

(جامع الترمذی،ابواب الوصایا، باب ما جاء لا وصیۃ لوارث. حدیث نمبر2266)

وَأَنَّ الْمُسْلِمِینَ إِخْوَۃٌ فَلَا یَحِلُّ لِامْرِءٍ مِنْ أَخِیہِ إِلَّا مَا أَعْطَاہُ عَنْ طِیبِ نَفْسٍ مِنْہُ-

اے لوگو! اس کے سوا کچھ نہیں کہ تمام مؤمن بھائی بھائی ہیں۔ کسی شخص کے لیے اس کے بھائی کا مال حلال نہیں سوائے اس کے کہ وہ خوشدلی سے پیش کرے۔

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم ، کتاب العلم ،حدیث نمبر 290- سیرۃ ابن ھشام، خطبۃ الرسول فی حجۃ الوداع)

أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ النَّسِيءَ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا، يُحِلُّونَهُ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا ، لِيُوَاطِئُوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَيُحَرِّمُوا مَا أَحَلَّ اللّٰهُ . وَإِنَّ الزَّمَانَ قَدْ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ وَإِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا ، مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَةٌ وَرَجَبُ مُضَرَ ، الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ .

اے لوگو! سال میں مہینوں کو آگے پیچھے کرنا، کفر میں اضافہ کا باعث ہے، کفار اس کے ذریعہ مزید بھٹکائے جاتے ہیں، وہ ایک سال کو حلال قرار دیتے ہیں اور دوسرے سال کو حرام قرار دیتے ہیں تاکہ ان مہینوں کی تعداد پوری کریں جنہیں اللہ تعالیٰ نے قابل حرمت بنایا ہے، اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال قرار دیتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے اسے حرام قرار دیتے ہیں۔ یقیناً زمانہ گھوم کر اس حالت پر آ گیا ہے جیسا اُس دن تھا جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ کے پاس مہینوں کی تعداد اللہ کی کتاب میں بارہ ہے، جس دن اُس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا۔ اُن میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں، تین مہینے مسلسل اور ایک تنہا، ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب جو جمادی الاخری اور شعبان کے درمیان ہے۔

(سیرۃ ابن ھشام ،حجۃ الوداع، خطبۃ الرسول فی حجۃ الوداع)

انْظُرُوا لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا ، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ .

خبردار! تم لوگ میرے بعد گمراہ مت ہو جاؤ کہ آپسی جنگ و جدال، کشت و خون میں مبتلا رہو۔

(صحیح البخاری ، المغازی، باب حجۃ الوداع حدیث نمبر4403)

أَرِقَّاءَكُمْ أَرِقَّاءَكُمْ أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَأَلْبِسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ، وَإِنْ جَاءُوا بِذَنْبٍ لَا تُرِيدُونَ أَنْ تَغْفِرُوهُ فَبِيعُوا عِبَادَ اللّٰهِ وَلَا تُعَذِّبُوهُمْ.

اے لوگو! اپنے غلاموں اور باندیوں کا خیال رکھو، اپنے غلاموں اور باندیوں سے اچھا سلوک کرو! انہیں اس میں سے کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور وہ لباس پہناؤ جو تم پہنتے ہو! اگر وہ ایسی غلطی کریں جسے تم معاف کرنا نہیں چاہتے تو اللہ کے بندو! اُن کو فروخت کر دو اور انہیں تکلیف نہ دو۔

(المعجم الکبیر ،حدیث نمبر18093)

أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّ لَكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ حَقًّا ، وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ حَقًّا ، لَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ وَعَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ فَإِنْ فَعَلْنَ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَذِنَ لَكُمْ أَنْ تَهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَتَضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَإِنِ انْتَهَيْنَ فَلَهُنَّ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا ، فَإِنَّهُنَّ عِنْدَكُمْ عَوَانٌ لَا يَمْلِكْنَ لِأَنْفُسِهِنَّ شَيْئًا ، وَإِنَّكُمْ إِنَّمَا أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانَةِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ .

اے لوگو! تمہارے اوپر تمہاری بیویوں کے حقوق واجب ہیں اور اُن کے ذمہ تمہارے حقوق ہیں، تمہاری عورتوں کے ذمہ تمہارا یہ حق ہے کہ وہ اپنے پاس ایسے شخص کو نہ بلائیں جسے تم ناپسند کرتے ہو اور یہ بھی اُن کی ذمہ داری ہے کہ کوئی بے حیائی کا عمل نہ کریں ،اگر وہ ایسا کوئی عمل کریں تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس بات کی اجازت دی ہے کہ تم انہیں خوابگاہوں میں چھوڑ دو اور انہیں ہلکی سی تنبیہ کرو! اگر وہ باز آ جائیں تو دستور کے مطابق نان نفقہ اور لباس اُن کا حق ہے۔ عورتوں سے متعلق بھلائی کی نصیحت قبول کرو! کیونکہ وہ تمہاری پابند اور تمہارے زیر فرماں ہیں۔ وہ خود اپنے لیے کچھ نہیں کر سکتیں، لہٰذا تم عورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو! کیونکہ تم نے انہیں اللہ کی امان کے ساتھ حاصل کیا اور کلام الٰہی کی برکت سے وہ تمہارے لیے حلال ہوئیں۔

(سیرۃ ابن ہشام ،حجۃ الوداع، خطبۃ الرسول فی حجۃ الوداع)

فَإِنّ الشّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ مِنْ أَنْ يُعْبَدَ بِأَرْضِكُمْ هَذِهِ أَبَدًا ، وَلَكِنّهُ إنْ يُطَعْ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ فَقَدْ رَضِيَ بِهِ مِمّا تَحْقِرُونَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَاحْذَرُوهُ عَلَى دِينِكُمْ .

اے لوگو! شیطان اس بات سے مایوس ہوگیا ہے کہ اب تمہاری اس سرزمین پر اس کی عبادت کی جائے لیکن وہ اس بات سے خوش ہے کہ اس کے سوا دیگر ایسی چیزوں میں اس کی اطاعت کی جائے جنہیں تم اپنے اعمال میں کمتر اور حقیر سمجھتے ہو لہٰذا تم اپنے دین کے بارے میں شیطان سے بچتے رہو۔

(سیرۃ ابن ہشام ،حجۃ الوداع، خطبۃ الرسول فی حجۃ الوداع)

أَلاَ تَسْمَعُونَ ؟ ..اعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ وَأَطِيعُوا ذَا أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ-

دیکھو! اپنے پروردگار کی عبادت کرو، پنج وقتہ نماز ادا کرو، تم اپنے ماہ رمضان المبارک کے روزے رکھو، خوشدلی سے اپنے اموال کی زکوۃ دو۔ اپنے رب کے گھر کا حج کرو اور اپنے ائمہ و امراء کی اطاعت کرو! تو تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہوجاؤ گے۔

(مسند أحمد، حديث أبي أمامة الباهلي ،حديث نمبر22818)

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا كِتَابَ اللَّهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي.(وَفِي رِوَايَةٍ :وَسُنَّتِي)

اے لوگو! میں نے تم میں ایسی چیز چھوڑی کہ جب تک تم اسے مضبوطی سے پکڑے رہو گے میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ اللہ کی کتاب قرآن مجید اور میری اہل بیت اور میری سنت

(جامع الترمذی،ابواب المناقب، باب مناقب أهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم

حدیث نمبر -4155 المستدرك على الصحيحين للحاكم ،حديث نمبر291)

يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَلاَ إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ وَإِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ أَلاَ لاَ فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى أَعْجَمِيٍّ وَلاَ لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ وَلاَ لأَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ وَلاَ أَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ إِلَّا بِالتَّقْوَى .إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ. أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ قَالُوا نَعَم.قَالَ :اللَّهُمَّ اشْهَدْ ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ ، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ

اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور تمہارے والد ایک ہیں، تم سب آدم (علیہ السلام) سے ہو اور آدم (علیہ السلام) مٹی سے ہیں، اللہ تعالیٰ کے پاس تم میں بزرگ ترین وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہو، کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت و فوقیت حاصل نہیں بجز تقویٰ کے۔ سنو! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ اے اللہ! تو گواہ رہ۔ حاضرین نے عرض کیا: ہاں! (آپ نے پیغام حق پہنچا دیا) آپ نے ارشاد فرمایا جو حاضر ہے اسے چاہیے کہ غائب تک یہ پیغام حق پہنچا دے کیونکہ اکثر جس کو بات پہنچائی جائے وہ راست سننے والے سے زیادہ اس کو یاد رکھنے والا ہوتا ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الحج ، باب الخطبة ایام منی،حدیث نمبر :1741،مسند احمد حدیث نمبر:24204، شعب الایمان للبیهقی،حدیث نمبر:4921 کنز العمال،حدیث نمبر:5652)

بین الاقوامی اسلامی نظام کا اعلان

برادران اسلام! حجۃ الوداع کے اس تاریخ ساز و یادگار، مبارک و مقدس خطبہ میں شہنشاہ کون و مکان، رحمت عالمیان، ہادی انس و جان، معلم کتاب و حکمت، محسن انسانیت حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جاہلیت کے تمام رسم و رواج اور اس کے فرسودہ نظام کو منسوخ کر دیا اور نا قابل اعتبار قرار دیا، جو ظلم و ستم، جبر و استبداد، بربریت

ودہشت گردی جیسے مختلف انسانیت سوز امور پر مبنی تھا۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانیت کو دور جاہلیت اور اس کے غیر منصفانہ نظام سے نجات عطا فرمائی اور انسانیت کو رہتی دنیا تک کے لئے ایک عالمی وبین الاقوامی اسلامی نظام عطا فرمایا، جس کی اساس وبنیاد عدل وانصاف اور امن وسلامتی ہے، جس کا مقصد مظلوموں کو انصاف دلانا، غریبوں اور ناداروں کی فریاد رسی کرنا، اہل حقوق کو ان کے حقوق پہنچانا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ابدی منشور میں انسانیت کو اس کے وہ بنیادی واساسی حقوق عطا فرمائے جو انسانوں کو حاصل ہونا تو درکنار آج تک دنیائے انسانیت اُس سے واقف بھی نہ تھی، حجۃ الوداع کا یہ عظیم خطبہ "قانون انسانی حقوق" کا نقطۂ آغاز تھا، آپ نے نہ صرف انسانی حقوق کے قانون کو بیان فرمایا بلکہ اُسکے نفاذ کا اعلان فرمایا، مدینہ طیبہ اور تمام مسلم علاقوں میں یہ قانون نافذ العمل ہوا۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام افراد انسانی کو برابر ویکساں قرار دیا، لہٰذا کوئی شخص بحیثیت انسان دوسرے انسان سے فوقیت نہیں رکھتا، رنگ ونسل، قومیت و وطنیت، سیاست وحکومت، دولت وثروت کا کوئی فرق روا نہیں رکھا گیا، اس بین الاقوامی اسلامی نظام کے تحت تمام افراد کو مقامی وبین الاقوامی سطح پر حق زندگی، حق تعلیم، حق رائے دہی، حق تجارت، حق ملکیت، حق نکاح ونیز اظہار رائے کا حق، انصاف چاہنے کا حق، حقوق کے مطالبہ کا حق، دیگر تمام انفرادی واجتماعی، اقتصادی ومعاشرتی حقوق حاصل ہوں گے۔

دوسری جنگ عظیم کے بعد جب ارباب عقل ودانش اور اصحاب فکر ونظر کو انسان کی مظلومیت کا احساس ہوا تو اس وقت پہلی مرتبہ انسانی حقوق کے تعین اور اس کی تدوین سے متعلق آواز اُٹھائی گئی اور اسی اسلامی نظام کو بنیاد بنا کر انسانی حقوق مقرر کئے گئے اور

عالمی سطح پر قانون انسانی حقوق کا اعلان کیا گیا، جب کہ محسن کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری عالمی جنگ سے تیرہ سو سال سے زائد عرصہ پہلے ہی ان تمام حقوق کو بیان فرمادیا اور ساری دنیا کو اپنا آفاقی پیام عطا فرمادیا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عظیم خطبہ میں انسانیت کے لئے جو اہم حقوق بیان فرمائے ہیں میں یہاں بطور اختصار انہی میں سے چند حقوق کی تشریح کرنے کا شرف حاصل کرتا ہوں:

جان ومال کی حفاظت کے حق کا اعلان

ہر انسان کو زندگی گزارنے کا حق حاصل ہونا چاہئے اور کسی شخص کو یہ اختیار نہیں کہ وہ دوسرے کی جان کے درپے ہو اور اسے قتل کروائے، اسی طرح زندگی گزارنے کے لئے مال کی حفاظت ضروری ہے، تاکہ وہ اپنی مرضی سے مال کا تبادلہ کرے اور اپنی حوائج وضروریات کی تکمیل کرسکے، اس کیلئے مال کی حفاظت کا حق دیا جانا ضروری ہے، کسی شخص کے لئے یہ روا نہیں کہ وہ دوسرے کے مال کو اسکی مرضی کے بغیر حاصل کرے۔

ان دونوں حقوق کی بنیاد یہ مبارک ارشاد ہے" لوگو! یقیناً تمہارے خون تمہارے مال اور تمہاری عزت تمہارے پاس قابل احترام ہے"۔

اسلام کے معاشی نظام کی حکمت

معاشرہ کے تمام طبقے اسی وقت ترقی کرسکتے ہیں جبکہ مال ودولت چند افراد میں منجمد اور ان کی حد تک محدود نہ ہو، بلکہ تمام افراد میں گردش کرتی رہے، ایسا نہ ہو کہ دولتمند طبقہ دولت سمیٹتا رہے اور تنگدست اور غریب طبقہ کے افراد فقر وتنگدستی سے گھٹ گھٹ کر دم توڑتے رہیں، اس حکمت وپالیسی کے تحت اسلامی نظام میں سود کو حرام اور گناہ قرار دیا گیا، مالداروں پر زکوۃ فرض کی گئی، دیگر صدقات کی ترغیب دی گئی، بعض اعمال میں کوتاہی یا غلطی کی پابجائی کے لئے کفارہ واجب قرار دیا گیا اور مال غنیمت میں خُمس

(پانچواں حصہ) مقرر کیا گیا، تاکہ ان ذمہ داریوں کے ذریعہ دولت غریب افراد کی طرف بھی آئے، اور چند افراد ہی میں محدود ہو کر نہ رہ جائے۔

اس سلسلہ میں خطبۂ حجۃ الوداع میں فرمودہ یہ ارشاد ہمارے لئے راہ نما ہے "جاہلیت کا سارا سود معاف ہے البتہ اصل مال تمہارا حق ہے ......تم اپنے مال کی زکوۃ ادا کرتے رہو!"۔

حق مساوات کا اعلان

برادران اسلام! جس معاشرہ کے افراد اونچ نیچ، ذات پات، بھید بھاؤ، امیر وغریب، رنگ ونسل کے اعتبار سے بٹے ہوئے ہوں، وہاں آپسی تلخیاں اور عداوتیں عموماً بہت جلد پیدا ہو جاتی ہیں اور ایسا معاشرہ بہت کم عرصہ میں زوال پذیر ہو جاتا ہے، بہترین سوسائٹی وہی ہے جہاں انسانی افراد میں اونچ نیچ، رنگ ونسل کا تصور نہ ہو، ہر ایک کے حقوق برابر ویکساں ہوں، تمام افراد کے حقوق میں مساوات ویکسانیت پائی جاتی ہو، اس سلسلہ میں حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے، "کسی عربی کو عجمی پر فضیلت وفوقیت حاصل نہیں بجز تقوی کے" اس مبارک ارشاد کے ذریعہ انسانوں کو طبقاتی تقسیم کے ذریعہ منتشر کرنے سے منع کیا گیا، انسانی تفاخر کا سد باب کر دیا گیا اور عالمگیر مساوات کا آفاقی اعلان کیا گیا۔

خواتین کے حقوق کا اعلان

دور جاہلیت میں خواتین سے جانبدارانہ ظالمانہ اور غیر انسانی سلوک کیا جاتا تھا، لڑکوں کو لڑکیوں پر ترجیح دی جاتی، لڑکی کو بوجھ سمجھا جاتا، مال متروکہ میں صرف لڑکوں کا حصہ ہوتا اور لڑکیاں اس سے بالکل محروم رہتیں، ماہواری میں عورت کے ساتھ جانوروں سے بدتر سلوک کیا جاتا تھا' اس کے ساتھ کھانا پینا بھی حرام سمجھا جاتا، مرد عورت کو جتنی مرتبہ چاہے طلاق دیتا اور عدت کے اختتام پر رجوع کر لیتا، معاشی معاشرتی، عائلی اور دیگر تمام گوشوں میں عورت مظلوم تھی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کیلئے ان تمام حقوق کا اعلان فرمایا، جس کی وہ مستحق وحقدار تھیں اور عورت کو وہ بلند مقام اور اعلیٰ مرتبہ مرحمت فرمایا کہ کسی دین ومذہب میں اس کا تصور تک نہیں تھا، خطبۂ حجۃ الوداع میں خواتین سے متعلق سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ جامع ارشاد مبارک ہے:

فاتقوا الله في النساء، خواتین کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور اُن کے ساتھ
واستوصوا بهن خيرا بھلائی کرنے کی تاکیدی وصیت قبول کرو۔

(سبل الهدى والرشاد، الباب الثالث فی سياق حجة الوداع)

دہشت گردی کا خاتمہ اور بقائے باہمی کا اعلان

دور جاہلیت میں انتقام کی رسم اتنی سخت تھی کہ ایک شخص کے قتل کے بدلے کئی افراد کا قتل کیا جاتا، اور انتقام کا یہ سلسلہ سینکڑوں سال جاری رہتا، معمولی سی بات پر جھگڑا کرنا اور ایک دوسرے کی جان لینا اس دور میں کوئی مشکل کام نہ تھا، اس وجہ سے جنگوں کا سلسلہ جاری رہتا، جنگ شروع ہوتی تو اس کی کوئی میعاد مقرر نہ ہوتی' غیر میعادی طور پر طویل سے طویل جنگیں لڑی جاتیں، جنگ "بعاث" ایک سو بیس (120) سال تک جاری رہی، ان طویل جنگوں کا نتیجہ یہ ہوتا کہ معاشرہ میں کوسوں دور تک امن کا نشان دکھائی نہ دیتا، دہشت وبربریت کا دور دورہ رہتا اور مسلسل خوف وہراس کا ماحول ہوتا۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقام کی اس انسانیت سوز اور دہشت گردی پر مبنی رسم کے خاتمہ کا اعلان فرمایا جو صدیوں سے جاری تھی، ارشاد فرمایا "دور جاہلیت کے خون بہا ساقط ہیں"

یعنی جاہلیت میں جو قتل وخونریزی کا بدلہ لینا باقی تھا وہ اب نہیں لیا جائے گا اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانی جان کو قابل احترام قرار دیا، ارشاد فرمایا

"تمہارے خون اور تمہارے مال تمہارے درمیان حرمت والے اور قابل احترام ہیں"۔

ان روح پرور ارشادات کے ذریعہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے دہشت گردی کا خاتمہ فرمایا اور امن وسلامتی کا آفاقی پیام دیتے ہوئے بقائے باہمی کا اعلان فرمایا۔

﴿غلاموں کے حقوق﴾

عہدِ قدیم سے غلام انسانی حقوق سے یکسر محروم تھے، اُن کی حیثیت گھر کے ساز وسامان یا کسی فیکٹری کے اثاثوں سے زیادہ نہ تھی، ان سے دن رات کام لیا جاتا، انہیں رات گزارنے کے لئے وہ جگہ دی جاتی جہاں جانور باندھے جاتے ہیں، ان کی گردن میں دھات کا ایک طوق ہوتا۔

یورپی قانون میں غلاموں سے متعلق مالک کو یہ اختیار حاصل تھا کہ وہ غلام کو کوڑے لگا سکتا اور بعض صورتوں میں اسے قتل بھی کرسکتا، غلاموں کو اپنا نام رکھنے کا اختیار نہیں تھا، انہیں پڑھانا اور تعلیم سے آراستہ کرنا جرم قرار دیا گیا۔ ان پر ظلم وزیادتی کے ایسے تاریک ماحول میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے غلاموں سے حسن سلوک کرنے کی تاکید فرمائی اور انہیں انسانی حقوق فراہم کرنے کا حکم فرمایا، یہاں تک کہ غذا اور لباس سے متعلق بھی نصیحت فرمائی، آپ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا: "اپنے غلاموں کے ساتھ اچھا سلوک کرو، اپنے غلاموں کا خیال رکھو، ان کو وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور وہی لباس پہناؤ جو تم پہنتے ہو، اگر وہ ایسی غلطی کریں جسے تم معاف کرنا نہیں چاہتے تو اللہ کے بندو! انہیں فروخت کردو اور انہیں تکلیف نہ دو"

برادران اسلام! حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حق زندگی اور حق تعلیم کے ساتھ ساتھ یہ حق بھی عطا فرمایا کہ غلام اگر سیاسی تدبر اور دانشمندی رکھتا ہے تو حکمراں بھی بن سکتا ہے اور سارے لوگوں پر اس کی اطاعت وفرمانبرداری واجب ولازم ہے، چنانچہ

ارشاد فرمایا "اے لوگو! امیر کی بات سنو اور اسکی اطاعت کرو اگرچہ تم پر کسی حبشی غلام کو امیر بنایا جائے، جس کی ناک کٹی ہوئی ہو، جب تک وہ تمہارے معاملات میں اللہ کی کتاب کو نافذ کرے۔

آج دنیا میں "قانون انسانی حقوق" منظور ہونے کے باوجود سوپر پاور طاقتیں دفاعی ومعاشی اعتبار سے کمزور مملکتوں کو اپنے زیرفرماں اور ماتحت بنائے رکھی ہیں اور "قانون انسانی حقوق" کو اپنے مفادات کے لئے استعمال کرتے ہوئے اُن پر عرصۂ حیات تنگ کردی ہیں' اس طرح "قانون انسانی حقوق" جس فساد وبگاڑ کو ختم کرنے کیلئے وضع کیا گیا تھا اسی کے ذریعہ بدامنی پھیلائی جارہی ہے اور ارباب فکر ونظر نے جس قانون کے ذریعہ انسان کو اسکے حقوق دلانے کا وعدہ کیا تھا اسی قانون کو ظلم وبربریت اور دہشت گردی کی فضا ہموار کرنے کے لئے استعمال کیا جانے لگا۔

برادران اسلام! اگر خطبۂ حجۃ الوداع میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ انسانی حقوق کو عالمی سطح پر آئینی حیثیت دی جائے، اسے نافذ العمل قرار دیتے ہوئے بروئے کار لایا جائے اور اس کی خلاف ورزی پر قانونی کارروائی کی جائے تو دنیا سے ظلم واستبداد کا ماحول ختم ہوجائے گا، امن وامان کی خوشگوار فضا میں ایسے پھول کھلیں گے کہ اُس کی خوشبو سے انسانی زندگی کے تمام گوشے مہک اُٹھیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات مقدسہ کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سیدنا طه ویس صلی الله تعالی وبارک وسلم علی خیر خلقه سیدنا محمد وعلی آله وصحبه اجمعین والحمد لله رب العالمین.

نوٹ : خطبۂ اولی کیلئے ہر جمعہ کی مناسبت سے سابقہ بیانات میں درج کردہ احادیث شریفہ منتخب فرمالیں، سہولت کی خاطر ان پر بھی اعراب لگادیئے گئے ہیں۔

﴿......خطبۂ ثانیہ......﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا كَمَا اَمَرْ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْکَ لَهٗ اِرْغَامًا لِمَنْ جَحَدَ بِهٖ وَكَفَرْ، وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سَيِّدُ الْخَلَائِقِ وَالْبَشَرْ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ مَصَابِيْحِ الْغُرَرْ. ــــ اَمَّا بَعْد!

فَيَاعِبَادَ اللّٰهُ! اِتَّقُوْا اللّٰهَ تَعَالٰى مِنْ سَمَاعِ اللَّغْوِ وَفُضُوْلِ الْخَبَرْ، وَانْتَهُوْا عَمَّا نَهَاكُمْ عَنْهُ وَزَجَرْ، حَافِظُوْا عَلَى الطَّاعَةْ، وَحُضُوْرِ الْجُمَعِ وَالْجَمَاعَةْ. وَاعْلَمُوْا! اَنَّ اللّٰهَ اَمَرَكُمْ بِأَمْرٍ بَدَأَ فِيْهِ بِنَفْسِهٖ، وَثَنّٰى بِمَلَائِكَتِهِ الْمُسَبِّحَةِ لِقُدْسِهٖ، وَثَلَّثَ بِكُمْ اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ مِنْ بَرِيَّةِ جِنِّهٖ وَاِنْسِهٖ، فَقَالَ تَعَالٰى فِيْ شَأْنِ نَبِيِّنَا مُخْبِرًا وَاٰمِرًا؛ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمْ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمْ: إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا؛ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْقَلْبِ وَقُرَّةِ الْعَيْنْ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِهٖ. فَيَا اَيُّهَا الرَّاجُوْنَ مِنْهُ شَفَاعَةً صَلُّوْا

عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا؛ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ اِمَامِ الْحَرَمَيْنِ وَصَاحِبِ الْهِجْرَتَيْنْ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِهٖ. فَيَااَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ اِلٰى رُؤْيَا جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا؛ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ، لَا سِيَّمَا صَاحِبِ الْغَارِ وَالرَّفِيْقْ، اَفْضَلِ الْبَشَرِ بَعْدَ الْاَنْبِيَاءِ بِالتَّحْقِيْقْ، اَلسَّابِقِ إِلَى الْاِيْمَانِ وَ التَّصْدِيْقْ، اَلْمُؤَيَّدِ مِنَ اللّٰهِ بِالتَّوْفِيْقْ، اَلْخَلِيْفَةِ الرَّاشِدْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقْ، رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ. وَعَلَى الزَّاهِدِ الْاَوَّابْ، اَلنَّاطِقِ بِالصِّدْقِ وَالصَّوَابْ، مُزَيِّنِ الْمَسْجِدِ وَالْمِنْبَرِ وَالْمِحْرَابْ، اَلْمُوَافِقِ رَأْيُهٗ لِلْوَحْيِ وَالْكِتَابْ، اَلْخَلِيْفَةِ الرَّاشِدْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا اَبِيْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابْ، رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ. وَعَلٰى جَامِعِ الْقُرْاٰنْ، كَامِلِ الْحَيَاءِ وَالْاِيْمَانْ، ذِی النُّوْرَيْنِ وَالْبُرْهَانْ، مَنِ اسْتَحْيَتْ مِنْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمٰنْ، اَلْخَلِيْفَةِ الرَّاشِدْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانْ، رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ. وَعَلٰى اَسَدِ اللّٰهِ الْغَالِبْ، مَظْهَرِ الْعَجَائِبِ وَالْغَرَائِبْ، اِمَامِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبْ، اَلْخَلِيْفَةِ الرَّاشِدْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبْ، كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ وَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ. وَعَلٰى ابْنَيْهِ الْكَرِيْمَيْنْ، اَلسِّبْطَيْنِ الشَّهِيْدَيْنْ، اَلطَّيِّبَيْنِ الطَّاهِرَيْنْ، اَلْاِمَامَيْنِ الْهُمَامَيْنْ؛ سَيِّدَيْنَا اَبِیْ

مُحَمَّدِنِ الْحَسَنِ وَ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَیْنُ، رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا. وَعَلٰی اُمِّهِمَا سَیِّدَةِ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةُ، سَیِّدَتِنَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا. وَعَلَی جَمِیْعِ الْاَزْوَاجِ الْمُطَهَّرَاتِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنُ، وَالْبَنَاتِ الطَّیِّبَاتِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُنَّ اَجْمَعِیْنُ. وَعَلٰی عَمَّیْهِ الْمُعَظَّمَیْنِ عِنْدَ اللّٰهِ وَالنَّاسُ، اَلْمُطَهَّرَیْنِ مِنَ الدَّنَسِ وَالْاَرْجَاسُ، سَیِّدَیْنَا اَبِیْ عُمَارَةَ حَمْزَةَ وَاَبِیْ الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا. وَعَلَی السِّتَّةِ الْبَاقِیَةِ مِنَ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةُ ،وَالَّذِیْنَ بَایَعُوْهُ تَحْتَ الشَّجَرَةُ، وَسَائِرِ الصَّحَابَةِ وَالْقَرَابٰی وَالْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارُ ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الْقَرَارُ، رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنُ.

اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِیْنُ، وَاَعْلِ کَلِمَةَ الْحَقِّ وَالدِّیْنُ، اَللّٰهُمَّ انْصُرِ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِیْنُ، وَاخْذُلِ الْکَفَرَةَ وَالْمُبْتَدِعَةَ وَالْمُشْرِکِیْنُ، اَللّٰهُمَّ شَتِّتْ شَمْلَ اَعْدَاءِ الدِّیْنُ، وَمَزِّقْ جَمْعَهُمْ یَا مُبِیْدَ الظَّالِمِیْنُ، اَللّٰهُمَّ دَمِّرْ دِیَارَهُمْ، وَزَلْزِلِ الْاَرْضَ مِنْ تَحْتِ اَقْدَامِهِمْ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامْ. اَللّٰهُمَّ کُنْ لَّنَا وَلَا تَکُنْ عَلَیْنَا، وَانْصُرْنَا وَلَاتَنْصُرْ عَلَیْنَا، وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا، وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیْنَا، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا اَکْبَرَ هَمِّنَا، وَلَامَبْلَغَ عِلْمِنَا،وَلَاغَایَةَ رَغْبَتِنَا، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا بِذُنُوْبِنَا مَنْ لَّا

یَخَافُکَ فِیْنَا وَلَا یَرْحَمُنَا، یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنُ. وَاکْتُبِ اللّٰهُمَّ السِّتْرَ وَالسَّلَامَةَ وَالْعَافِیَةَ عَلَیْنَا وَعَلَی عَبِیْدِکَ الْحُجَّاجِ وَالْغُزَاةِ وَالْمُقِیْمِیْنَ وَالْمُسَافِرِیْنُ، فِیْ بَرِّکَ وَبَحْرِکَ وَجَوِّکَ مِنْ اُمَّةِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَجْمَعِیْنُ. اَللّٰهُمَّ حَرِّرِ الْمَسْجِدَ الْبَابَرِیّ وَالْمُقَدَّسَاتِ الْاِسْلَامِیَّةَ مِنْ اَیْدِیْ الظَّالِمِیْنَ الْمُعْتَدِیْنُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدِیْنَا وَلِاَسَاتِذَتِنَا وَلِمَشَائِخِنَا وَلِمَنْ لَهُ حَقٌّ عَلَیْنَا وَلِمَنْ اَوْصَانَا بِالدُّعَاءُ، وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ،وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتُ، اَلْاَحْیَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتُ، رَبَّنَااِنَّکَ سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ مُجِیْبُ الدَّعَوَاتُ، بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنُ.

إِنَّ اللّٰهَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِیتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ، یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُونَ.

اُذْکُرُوْا اللّٰهَ تَعَالٰی یَذْکُرْکُمْ، وَادْعُوْهُ عَلٰی نِعَمِهٖ یَسْتَجِبْ لَکُمْ، وَلَذِکْرُ اللّٰهِ تَعَالٰی اَعْلٰی وَ اَوْلٰی وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَهَمُّ وَاَتَمُّ وَاَکْبَرُ.

﴿نعت شریف﴾

جشن میلاد النبی پر ہم سبھی خوشیاں کریں

تاجدار انبیاء پر جان و دل قربان ہے — عشق و تعظیمِ نبی ہی اصل میں ایمان ہے
جگمگا اٹھا زمانہ آئے جب آقا مرے — ظلمتیں سب چھٹ گئیں یہ آپ کا احسان ہے
جشن میلاد النبی پر ہم سبھی خوشیاں کریں — شکر نعمت اور بخشش کا یہی سامان ہے
مکہ نے چومے کف پا اس کی عظمت بڑھ گئی — اس فضیلت کی شہادت آیتِ قرآن ہے
نور سے ان کے بنے لوح و قلم عرش بریں — انجم و شمس و قمر سب میں اُسی سے جان ہے
ڈوبا سورج پلٹا دیکھو! چاند بھی شق ہوگیا — اقتدار مصطفیٰ کی ہر گھڑی اک شان ہے
چشمے پھوٹے فیض کے اور تشنگی سب کی بجھی — لشکر جرار پی کر مست اور فرحان ہے
انگلیوں سے شیریں چشمے آپ کی جاری ہوئے — دیکھ کر منظر زمانہ آج بھی حیران ہے
معجزاتِ مصطفیٰ نے سب پہ واضح کردیا — کائنات پست و بالا تابع فرمان ہے
لانبی بعدی ہے خود خاتمیت کا ثبوت — اب نبوت کا تصور کفر ہے، طغیان ہے
خاتم پیغمبراں اور سرور کون ومکاں — رفعتوں کی، عظمتوں کی آپ سے پہچان ہے
ادن منی کی صدا سے ہو رہا ہے یہ عیاں — آپ کی قربت پہ حیراں عالمِ امکان ہے
خلد طیبہ میں عطا فرمایئے دو گز زمیں — میرے آقا اس سگِ در کا یہی ارمان ہے
گلشن انوار مہکا بوئے زلف پاک سے — یہ ضیاؔء بھی خوشہ چیں اور طالب فیضان ہے

نتیجۂ فکر: حضرت ضیاء ملت مولانا مفتی حافظ سید ضیاء الدین نقشبندی قادری، شیخ الفقہ
جامعہ نظامیہ و بانی ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر www.ziaislamic.com

ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر،
مصری گنج حیدرآباد، الہند

ph.no:04024469996(6:30 to 10:30 pm)

Website: www.ziaislamic.com

Email:zia.islamic@yahoo.co.in

مستند اسلامی معلومات اور شرعی مسائل کا حل جاننے کے لئے اردو و انگلش زبان میں اسلامی ویب سائٹ

www.ziaislamic.com

ملاحظہ کیجئے